قیمت ششماہی اندرون ہندہ | قیمت ششماہی بیرون ہند

جلد ۲۳ | مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۶ اپریل ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۳۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ اپریل۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج ۵ بجے شام گلے اور سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔

مولوی محبوب عالم صاحب خالد مولوی فاضل خلف جناب خلیفہ ... صاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کے ہاں کل لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے مولوی عبد الغفور صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب کو دو لمیال ضلع جہلم کے سالانہ جلسہ میں شمولیت کے لئے بھیجا گیا۔

میاں محمد دین صاحب مرحوم شیر فروش کی بیوہ والدہ میاں عبد اللہ صاحب ۱۲-۱۳ اپریل کی درمیانی شب بعمر ۶۴ سال وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کریں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تشبّہ بالکفّار کسی رنگ میں جائز نہیں

ایک دوست نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ کیا ہندوؤں جیسی دھوتی باندھنی جائز ہے یا نہیں اس پر حضور نے فرمایا۔

"تشبہ بالکفار تو کسی رنگ میں جائز نہیں۔ اب ہندو ماتھے پر ایک ٹیکا سا لگاتے ہیں۔ کوئی وہ بھی لگالے۔ یا سر پر بال تو ہر ایک کے ہوتے ہیں۔ مگر چند بال بودی کی شکل میں ہندو رکھتے ہیں۔ اگر کوئی ویسے ہی رکھ لیوے۔ تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنے ہر ایک حال میں وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہ بند بھی باندھا کرتے تھے۔ اور سراویل بھی خریدنا آپ کا ثابت ہے۔ جسے ہم پاجامہ یا گھٹنی کہتے ہیں۔ ان میں سے جو چاہے پہنے۔ علاوہ ازیں ٹوپی۔ کُرتہ۔ چادر اور پگڑی بھی آپ کی عادت مبارک تھی۔ جو چاہے پہنے۔ کوئی حرج نہیں۔ ہاں البتہ اگر کسی کو کوئی نئی ضرورت درپیش آئے تو اسے چاہیئے۔ کہ ان میں سے ایسی چیز کو اختیار کرے۔ جو کفار سے تشبیہ نہ رکھتی ہو۔ اور اسلامی لباس سے نزدیک تر ہو۔ جب ایک شخص اقرار کرتا ہے۔ کہ میں ایمان لایا۔ تو پھر اس کے بعد وہ ڈرتا کس چیز سے ہے۔ اور وہ کونسی چیز ہے۔ جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے کیا کفار کی رسوم و عادات کی۔ اب اسے ڈرنا چاہیئے تو خدا کا۔ اور اتباع چاہیئے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی۔ کسی ادنے سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے بلکہ صغیرہ ہی۔ کبیرہ بن جاتے ہیں۔ اور صغیرہ ہی کا اصرار کبیرہ ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ سیالکوٹ سے ایک دوبار انگریزی جوتا آیا۔ ہمیں اس کا پہننا ہی مشکل ہوتا تھا۔ کبھی اِدھر کا اُدھر۔ اور کبھی بائیں کا دائیں۔ آخر نگہ اگر سیاہی کا نشان لگایا گیا۔ کہ شناخت رہے۔ مگر اس طرح بھی کام نہ چلا۔ آخر میں نے کہا۔ کہ یہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے۔ کہ ایسا جوتا پہنوں۔" (الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعا (۱) ڈاکٹر محمد شفیع صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ سنڈیلوالہ کی اہلیہ صاحبہ سخت بیمار ہیں۔ احباب اُن کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں۔ خاکسار رحمت اللہ شاکر قادیان (۲) خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار ممتاز صدیقی قادیان (۳) خاکسار نے امسال ایف۔ایس۔سی کا امتحان دینا ہے کامیابی کے لئے دُعا کی جائے۔ نیز خانگی معاملات کی اصلاح کے لئے بھی۔ خاکسار محمد احمد سیالکوٹ (۴) راجہ محمد افضل خاں نے امسال بی۔اے کا امتحان دینا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار محمد نواز کامل پور (۵) میرے لڑکے منور احمد نے میٹرک کا اور میری لڑکی قمر النسار نے ایف کا امتحان دینا ہے علاوہ ازیں میرے بھانجے زادہ اقبال احمد بھی ایف۔اے کے امتحان میں شامل ہونے والا ہے۔ احباب سب کی کامیابی کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار جمعدار مظفر احمد احمد نگر (دکن) (۶) خاکسار عرصہ سے جگر و معدہ کی خرابی کی وجہ سے سخت تکلیف دہ امراض میں مبتلا تھا۔ اب نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار مشتاق احمد سونگھڑہ ڈی از سمبل پور اڑیسہ (۷) چودھری عبد الرحمٰن صاحب بی۔اے ایس کا امتحان دے رہے ہیں۔ ان کی کامیابی کے لئے احباب دُعا کریں۔ خاکسار محمد سعید از راولپنڈی (۸) خاکسار کی بیوی بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار غلام علی سوڑکی چھاؤنی

ولادت (۱) اللہ تعالےٰ نے مجھے گیارہ اپریل آٹھواں لڑکا عطا فرمایا احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کریں۔ خاکسار عبد الحکیم احمدی از دھلی (۲) مولوی ظفر محمد صاحب مولوی فاضل کے ہاں ۷-۸ اپریل کی درمیانی شب تیسرا لڑکا تولد ہوا۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ احباب بچہ کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دُعا کریں۔

دُعائے مغفرت (۱) ڈاکٹر عبد الغنی صاحب ویٹرنری اسسٹنٹ کھڑلیکا ۶-اپریل کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دُعائے مغفرت کریں۔ خاکسار ڈاکٹر عبد الحق ملک مزنگ لاہور (۲) میری اہلیہ محمودہ نسیم اختر بنت چودھری نصرت خاں صاحب مرحوم ۲۰-۲۱ مارچ کی درمیانی شب قادیان میں لڑکی پیدا ہونے کے تھوڑی دیر بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت اور اس کے لواحقین کے لئے صبر جمیل کی دُعا کریں۔ نومولود لڑکی بھی افسوس کہ ۲ر اپریل وفات پا گئی۔ خاکسار عبد الحمید پٹواری قلات حال قادیان

(۳) عزیزہ مغنیہ بیگم بعمر ۱۷ سال قضائے الہٰی فوت ہو گئی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کریں۔ خاکسار دستری سنڈیا سامانہ ریاست پٹیالہ

مخلصین جماعت سات ہفتے تک پیر کو روزہ رکھیں اور دُعائیں کریں

چوتھا روزہ ۲۰ اپریل بروز سوموار رکھا جائے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۲۰ مارچ کے خطبہ جمعہ میں یہ اعلان فرمایا تھا۔ کہ جیسا کہ گذشتہ سال جماعت احمدیہ کے احباب نے سات روزے رکھے تھے۔ اور سلسلہ احمدیہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے اللہ تعالےٰ کے حضور دُعائیں کی تھیں۔ اسی طرح امسال بھی سات ہفتوں تک ہر سوموار کو روزہ رکھا جائے۔ اور اللہ تعالےٰ سے دعائیں کی جائیں۔ کہ وہ ہمیں سچا تقوےٰ اور طہارت نصیب کرے۔ اپنی نصرت کے سامان عطا کرے اور ان لوگوں کو جو آج کل ہمارے خلاف کھڑے ہیں۔ یا تو ہدایت دے۔ یا ان کے ہاتھ بند کرکے اسلام اور احمدیت کو ان کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔ اس اعلان کے مطابق پہلا پیر ۳۰ مارچ کو تھا۔ جبکہ پہلا روزہ رکھا گیا۔ دوسرا روزہ ۶-اپریل کو ہوا۔ تیسرا روزہ ۱۳ اپریل کو رکھا گیا۔ اب چوتھا روزہ ۲۰ اپریل بروز سوموار رکھا جائے گا۔ اس لئے اس دن ہر احمدی مرد و عورت کو چاہیئے۔ کہ روزہ رکھے۔ اور اللہ تعالےٰ سے پیش آمدہ تکالیف کے دور ہونے کے متعلق نہایت تضرع اور عاجزی سے دعائیں کرے حضور نے یہ بھی فرمایا ہے۔ کہ یہ روزے اگرچہ نفلی ہیں۔ اور سفر میں بھی رکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن اگر کوئی معذور یا بیمار سوموار کے دن روزہ نہ رکھ سکے۔ تو جمعرات کو روزہ رکھ لے۔ امید ہے اس اعلان کے مطابق تمام احمدی آنے والے پیر کے دن روزہ رکھیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ کے حضور سلسلہ کی مشکلات کے ازالہ کے لئے دُعائیں کریں گے:۔

ہماری ہی زمیں ہوگی ہمارا آسماں ہوگا

منوّر احمدیت کی شعاعوں سے جہاں ہوگا
جہاں میں احمدیت کی ترقی بالیقیں ہوگی
صداقت احمدیت کی عیاں ہوگی عیاں ہوگی
صداقت کے اٹھے ہیں نہیں باطل کا ڈر ہم کو
مخالف طاقتیں اُٹھنے سے رہ جائینگی دُنیا میں
خدا کی نصرت و تائید اپنی راہنما ہوگی
کھلے گا غنچۂ دل دیکھ کر اسلام کی رونق
ستائش ہر طرف دُنیا میں ہوگی پھر محمدؐ کی
ضیاء چہرۂ پُر نور سے روشن جہاں ہوگا
لوائے احمدِ مرسل جہاں میں لہلہائے گا

ہماری ہی زمیں ہوگی ہمارا آسماں ہوگا
مگر وُہ وقت دشمن پر گراں ہوگا گراں ہوگا
مگر دشمن پسِ پردہ نہاں ہوگا نہاں ہوگا
مخالف دیکھے گا کچھ دنوں میں وُہ کہاں ہوگا
یہی دُنیا میں احمد کی صداقت کا نشاں ہوگا
رواں جس طرف دُنیا میں اپنا کارواں ہوگا
ترقی دیکھ کر اسلام کی دل شادماں ہوگا
جہاں دیکھو وہیں ذکرِ حبیب دو جہاں ہوگا
زمیں پُر نور ہوگی اور منوّر آسماں ہوگا
ہمارا ہی عَلَم ہوگا ہمارا ہی نشاں ہوگا

غرض ہر چیز پر جوبن نیا آیا ہوا ہوگا
نئی یکسر زمیں ہوگی نیا ہی آسماں ہوگا

خاکسار:- علی محمد بی۔اے۔بی۔ٹی۔ قادیان

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی سالانہ رپورٹ تیار ہو رہی ہے

جماعتہائے انصار اللہ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء کی رپورٹ جلد ہی بھیج دیں۔ تاکہ مئی ۱۹۳۶ء کے آخر میں سالانہ رپورٹ تیار ہو سکے۔ ایسا ہی مبلغین ممالک بیرون ہند بھی جیسا کہ ان سے بذریعہ کارڈ مطالبہ کیا گیا ہے۔ مئی ۳۶ء کے آخر تک اپنی سالانہ رپورٹیں بھیج دیں۔ خواہ انہیں اس کے لئے دوسرے کاموں کو ملتوی ہی کرنا پڑے۔ یہ رپورٹیں میعاد مقررہ کے اندر اندر مرکز میں پہونچ جانی چاہئیں۔ کارکنوں کے تساہل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ نظارت کو سالانہ رپورٹ مرتب کرنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ دعوۃ و تبلیغ قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۵۵ھ

قیام امن کے متعلق حکومتِ صوبہ سرحد کی فرض شناسی

مذہبی معاملات میں حکومت کی غیر جانبداری کا مفہوم

پنجاب کی شوریدہ سر اور شورہ پشت احراری ٹولی جس نے شرمناک فتنہ انگیزیوں۔ اور انسانیت سوز حرکات سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہونچا دی ہے۔ کہ وہ نہ صرف ملک و قوم کی دشمن ہے۔ بلکہ انسانیت۔ اخلاق۔ امن اور قانون کی بھی دشمن ہے۔ اس نے جماعت احمدیہ کے خلاف جس رنگ میں فتنہ پردازی اور امن شکنی کی۔ اور کر رہی ہے۔ اسے دیکھ کر کوئی انصاف پسند انسان یہ خیال بھی نہیں کر سکتا کہ ایک مسلمہ امن شکن گروہ کو جو انسانیت کی حدود کو پھاند کر کھلم کھلا اخلاق اور قانون کی مٹی پلید کر کے پُرامن اور پابند قانون رعایا کے ایک حصہ پر ظلم و ستم کر رہا۔ اور اس کے نازک ترین مذہبی جذبات کو مجروح کر رہا ہے۔ حکومت ایسے کھلی اجازت دے سکتی۔ اور اس سے کوئی باز پرس نہیں کر سکتی۔ لیکن پنجاب میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

اس کے مقابلہ میں صوبہ سرحد میں جب اس دشمن اخلاق و انسانیت گروہ نے بعض غرض پرست ملاؤں کو اپنا آلۂ کار بنا کر جماعت احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو اشتعال دلانے اور صوبہ میں فتنہ و فساد برپا کرنے کی کوشش کی۔ تو حکومت صوبہ سرحد نے نہایت دانشمندی اور فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے ان فتنہ پردازوں کو جو صوبہ کے امن کو تباہ و برباد کرنے کی کوشش میں مصروف تھے۔ ایسی سرگرمیوں سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ چنانچہ سرحد میں احمدیوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے اور انہیں صوبہ سے باہر نکال دینے کی تلقین کرنے والوں میں سب سے زیادہ فتنہ انگیزی کا مرتکب ایک شخص غلام غوث تھا۔ جس کے خلافِ امن طریقِ عمل کے پیش نظر حکومت صوبۂ سرحد نے قانون حفظِ امن کے ماتحت اس کی زبان بندی کر دی۔ اور ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء کو ایک نوٹس جاری کر کے اس حکم میں مزید ایک سال کی توسیع کر دی۔ اور اس طرح اپنے تدبر سے اس فتنہ کو بڑھنے سے روک دیا۔ حکومت صوبہ سرحد کی یہ فرض شناسی ہر لحاظ سے قابلِ تعریف ہے۔ لیکن اب اس کی اس قابلِ ستائش فرض شناسی میں ایک اور باب کا اضافہ ہوا ہے۔

قارئین کرام جیسا کہ الفضل کی ایک گزشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ حال ہی میں سرحد لیجسلیٹو کونسل میں ایک ممبر نے غلام غوث مذکور کے متعلق حکومت کے مذکورۃ الصدر احکام کو منسوخ کرنے کا ریزولیوشن پیش کیا۔ جس پر پُر زور بحث ہوئی۔ اور ریزولیوشن کے محرک نے اس ضمن میں مذہبی معاملات میں برطانوی گورنمنٹ کی غیر جانبداری کے متعلق ملکہ وکٹوریہ کے اعلان کا ذکر کیا۔ اور حکومت پر اثر ڈالنے کے لئے مولوی مذکور کو جمعیۃ العلماء سرحد۔ کا نائب صدر اور احرار سرحد کے صدر کی حیثیت سے پیش کیا۔ اور اس پر اکتفا نہ کرتے ہوئے اس نے یہ بھی کہا۔ کہ اس نے سیالکوٹ میں "آل انڈیا احرار پولٹیکل کانفرنس" کی صدارت بھی کی تھی۔ لیکن سر جارج کننگھم ہوم ممبر نے جوابی تقریر کرتے ہوئے تمام حالات کی پوری پوری وضاحت کی۔ اور کہا۔ کہ مجھے اس بات سے کامل اتفاق ہے۔ کہ گورنمنٹ کو کسی کے مذہب میں مداخلت کرنے کا کوئی حق نہیں۔ لیکن آپ نے ایوان سے خواہش کی۔ کہ وہ اس بات پر غور کریں۔ کہ مذہبی غیر جانبداری کا حقیقی مفہوم کیا ہے۔ اور اس امر کی وضاحت کی۔ کہ مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جب ایک مذہب پر اس کی ہستی کو نابود کرنے کے لئے حملے کئے جائیں۔ تو گورنمنٹ بالکل الگ کھڑی رہے۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مظلوم کو ظالم کے پنجے سے چھڑائے۔ غلام غوث کے خلاف گورنمنٹ کے کارروائی کرنے کی وجہ پیش کرتے ہوئے آپ نے اس کی خلاف امن سرگرمیوں کو صراحت کے ساتھ بیان کیا۔ اور کہا۔ کہ اس نے جماعت احمدیہ کے افراد کو صوبہ سے نکال دینے کی اپنی تقریروں میں پُر زور تلقین کی تھی۔ آنریبل ہوم ممبر نے اپنی تقریر میں جہاں مذہبی معاملات میں عدم مداخلت کا مفہوم بتایا۔ وہاں اس سے اس بات کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ کہ مولوی مذکور فتنہ انگیزی میں کس قدر بڑھ گیا تھا۔ اور عوام کو کس طرح خلافِ امن کارروائیوں پر آمادہ کر رہا تھا۔

سر جارج کننگھم کی ان تصریحات سے اور پیش کردہ رزولیوشن کے انجام سے جو کونسل کی ایک بھاری اکثریت کی طرف سے استرداد کی صورت میں ظاہر ہوا۔ یہ بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے۔ کہ حکومت صوبۂ سرحد اور سرحد کا سنجیدہ اور سمجھدار طبقہ اس قسم کے فتنہ پرور ملاؤں کی امن شکن حرکات کو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اسے ہرگز یہ بات گوارا نہیں۔ کہ ایسے لوگوں کو دوسروں کے مذہبی پیشواؤں کے خلاف زبان درازی اور دشنام طرازی کرنے اور رعایا کے کسی پُرامن طبقہ پر ظلم و ستم کرنے کے لئے کھلا چھوڑ دیا جائے۔

لیکن جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ پنجاب میں احمدیوں کو مالی۔ اور جانی نقصان پہنچانے ان کا بائیکاٹ کرنے۔ انہیں ہر ممکن طریق پر اذیت پہونچانے۔ اور ان کے مذہبی جذبات کو کچلنے کے لئے جو کچھ کیا جا رہا۔ اور علی الاعلان کیا جا رہا ہے۔ اس کی طرف کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ تو ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔ ہمارے جان و دل سے پیارے ہادی۔ خدا تعالیٰ کے مقدس نبی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے نائب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اتنی گالیاں دی جاتیں۔ اور ہمارے مذہبی جذبات کو اس بیدردی سے پاؤں تلے روندا جاتا ہے۔ کہ اگر اس کا ہزارواں حصہ بھی کسی اور مذہبی پیشوا کے متعلق کیا جاتا۔ تو حکومت کا قانون بہت جلد حرکت میں آ جاتا۔ مگر حکومت پنجاب کے بعض افسر احرار کی بے جا حمایت کے شوق میں مقتضیات عدل و انصاف کو بالائے طاق رکھ کر جماعت احمدیہ پر ان تمام مظالم کو روا رکھ رہے ہیں اور اس فتنہ کے روکنے کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ کاش حکومت پنجاب بھی مذہبی معاملات میں غیر جانبداری کے اصل کو اسی طرح سمجھتی اور اس پر عمل کرتی جس طرح حکومت صوبہ سرحد نے سمجھا ہے۔

آل انڈیا مسلم لیگ اور کانگرس

آل انڈیا مسلم لیگ کے چوبیسویں سالانہ اجلاس میں سر وزیر حسن نے بحیثیت صدر جو خطبہ صدارت ارشاد فرمایا۔ اس میں آل انڈیا مسلم لیگ کے سیاسی رجحانات کا مرقع پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ آل انڈیا مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگرس کے صدر صاحبان کے مشترکہ دستخطوں سے ہندوستان کے تمام سیاسی اداروں سے اپیل کرنی چاہیئے۔ کہ وہ ہندوستان کی آزادی کے حصول کے لئے آئینی جد و جہد کے ایک مشترکہ لائحہ عمل کو عمل میں لائیں۔ گویا ان کا مقصد ہندوستان کی آزادی کے حصول کے لئے یہ ہے۔ کہ آئینی جد و جہد میں کانگرس سے اشتراکِ عمل کیا جائے۔ لیکن اس کے متعلق یہ امر قابل غور ہے۔ کہ خطبہ صدارت میں مسلم لیگ کے سیاسی نصب العین کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا ہے کہ مادر وطن کے لئے "ذمہ وار حکومت" حاصل کی جائے۔ لیکن ایسی حکومت کے متعلق یہ قطعی شرط ہونی چاہیئے۔ کہ یہ زیر سایہ تاج شہنشاہ ہند ہو کیونکہ اس میں ہندوستان کا اپنا فائدہ مضمر ہے۔ اور ہمارا مطالبہ صرف یہ ہے۔ کہ ہندوستان اور برطانیہ کے مستعمرات کا درجہ مساوی ہونا چاہیئے۔

بلاشبہ یہ جمہور مسلمانوں کا مطالبہ ہے۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا کانگرس کا نصب العین ہندوستان کے لئے درجہ مستعمرات حاصل کرنا اور تاج برطانیہ سے وابستہ رہنا ہے۔ کیونکہ اس کے سابق صدر پنڈت جواہر لال

مسلمانوں کی رجعت قہقری اور باہمی خانہ جنگی پر

اخبار "حریت" لاہور کا تبصرہ

اخبار "حریت" لاہور اپنی ۲۸ مارچ کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "قرآن شریف میں بار بار ایسی قوموں کا ذکر آیا ہے۔ جو آپس کی نااتفاقی اور اغراض پرستی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئی تھیں یہ اس لئے ہے تاکہ مسلمان خانہ جنگی میں مبتلا نہ ہوں۔ مگر آج ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان خانہ جنگی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہیں۔ اور یہی باعث ان پر تباہی و بربادی کے بادل امنڈ امنڈ کر آ رہے ہیں۔ اگر مسلمان اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو خانہ جنگی ترک کر دینی چاہیئے" مسلمانوں کی تباہی و بربادی اور ان کی باہمی خانہ جنگی کا اخبار "حریت" نے جن الفاظ میں اظہار کیا ہے۔ ان کے درست ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ مسلمانوں پر یہ ادبار کیوں آیا۔ اس کے لئے جب ہم قرآن مجید پر غور کرتے ہیں۔ تو اس میں اللہ تعالےٰ کا یہ ارشاد ہمیں نظر آتا ہے۔ کہ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم یعنی اللہ تعالےٰ کسی قوم کو اس حالت سے جس پر وہ ہوتی ہے بدلا نہیں کرتا۔ جب تک وہ خود اپنے آپ کو نہ بدلے۔ ابتداء عالم سے اللہ تعالےٰ کا یہی قانون چلا آتا ہے۔ کہ جب نیکی مفقود ہو جاتی ہے۔ اور چاروں طرف کفر و ضلالت کی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ لوگ نااتفاقی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت اللہ تعالےٰ انسانوں کی بہبودی کے لئے ایک ایسے شخص کو مبعوث فرماتا ہے۔ جو ان کی روحانی بیماریوں کو دور کرنے کے لئے مسیحائی اثر اپنے اندر رکھتا ہو۔ چنانچہ اس زمانہ میں بھی جب کہ مسلمان قوم نااتفاقی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہو گئی۔ اللہ تعالےٰ نے ایک حکم کو مبعوث فرمایا۔ جو اپنے اندر مسیحائی رنگ رکھنے کے علاوہ مہدویت کا رنگ بھی رکھتا تھا۔ مگر افسوس مسلمانوں نے اس کی قدر نہ کی۔ وہ ان کی نااتفاقی اور اغراض پرستی دور کرنے کے لئے آیا تھا۔ مگر مسلمانوں نے اس کی مخالفت کی اس کی معاندت پر کمر باندھی۔ اور اس کی تکفیر و تضلیل کے فتوے دیئے۔ مگر وہ خدا جس نے اُسے بھیجا تھا۔ اس نے باوجود مخالفوں کی مخالفت کے اس کو کامیاب کیا۔ اور وہ تمام علامات جو اس کے پہچاننے کے لئے ضروری تھیں ظاہر کیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام خود فرماتے ہیں "مجھ میں خدا تعالےٰ نے وہ تمام علامتیں اور شرطیں جمع کی ہیں۔ اور اس صدی کے سر پر مبعوث فرمایا ہے ..... اور ایسے وقت میں میں ظاہر ہوا ہوں۔ جبکہ اسلامی عقیدے اختلافات سے بھر گئے۔ اور کوئی عقیدہ اختلاف سے خالی نہ تھا۔" (ضرورت الامام ص۲۴) پھر اسی کتاب کے ص۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں "میں جیسا کہ اور اختلافات میں فیصلہ کرنے کے لئے حکم ہوں۔ ایسا ہی وفات و حیات (مسیح) کے جھگڑے میں بھی حکم ہوں" پھر تحریر فرماتے ہیں "اگر یہ سوال پیش ہو۔ کہ تمہارے حکم ہونے کا ثبوت کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس زمانہ کے لئے حکم آنا چاہیئے تھا وہ زمانہ موجود ہے۔ جس قوم کی صلیبی غلطیوں کی حکم نے اصلاح کرنی تھی۔ وہ قوم موجود ہے۔ اور جن نشانوں نے اس حکم پر گواہی دینی تھی۔ وہ نشان ظہور میں آ چکے ہیں۔ اور اب بھی نشانوں کا سلسلہ شروع ہے۔ آسمان نشان ظاہر کر رہا ہے۔ زمین نشان ظاہر کر رہی ہے۔ اور مبارک وہ جن کی آنکھیں اب بند نہ رہیں" (ص۲۵)

پس بے شک مسلمان خانہ جنگی میں مبتلا ہیں بیشک اختلاف و انشقاق نے ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ مگر حق یہی ہے۔ کہ مسلمانوں اور دیگر اقوام کے لوگوں کی نجات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قبول کرنے میں ہی ہے۔ کیونکہ آپ حکم ہیں۔ اور آپ کا فیصلہ خدا اور اس کے رسول کے فیصلہ کے مطابق ہے۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں۔ "جو شخص میرے فیصلہ کو قبول نہیں کرتا۔ وہ اس کو قبول نہیں کرتا۔ جس نے مجھے حکم مقرر فرمایا ہے۔" پس مسلمانوں کی نااتفاقی اور اغراض پرستی کے دور ہونے کی واحد صورت اس وقت یہی ہے کہ اس زمانہ کے حکم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کر لیا جائے۔ اگر مسلمان اس نسخہ کو استعمال کرینگے۔ تو قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی طرح اسلام کے خادم بن سکینگے۔

احرار کا اسلامی تہذیب سے تمسخر

احرار نے حال میں ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں جو جلسہ کیا۔ اور جس کی روئداد ۷ اپریل کے "مجاہد" میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں فیض الحسن آلو مہاری کی تقریر کے چند اقتباسات درج کئے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک اقتباس یہ ہے کہ "مسلمان پیدائشی طور پر مبلغ ہے۔ اس کا فرض ہے۔ کہ اسلام کا پیغام دنیا کے گوشہ گوشہ میں پہنچائے اسلام ہی ایک تبلیغی مذہب ہے۔ اسلام ہی نے دنیا کو تہذیب کا سبق دیا ہے۔ اسلام نے دنیا کو توحید سکھائی۔ اسلام نے مساوات کا سبق دیا۔" اسلام کی جن خوبیوں کا اس اقتباس میں ذکر ہے۔ ان سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ احرار جن کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ وہ آٹھ کروڑ مسلمانانِ ہند کے نمائندہ ہیں۔ اور ان کا کام دنیا میں صحیح اسلام کو پھیلانا ہے۔ وہ اسلام کی ان خوبیوں کو اپنے عمل سے کہاں تک ثابت کر رہے ہیں۔ احرار کا اپنا طریق عمل جس کا وہ ہر جگہ اظہار کرتے ہیں یہ ہے کہ وہ گالیاں دینے بدزبانی کرنے اور گند اچھالنے میں تو انتہائی طور پر بے باک واقع ہوئے ہیں۔ لیکن ملت کے لئے کوئی مفید کام کرنے کی ان سے توقع امید موہوم ہوتی ہے۔ پھر کیا فائدہ اس بات کا کہ وہ مونہہ سے تو اسلام کی خوبیاں بیان کرتے۔ لیکن اپنے عمل سے اسلام کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ اگر احرار میں ہمت ہے تو وہ بتائیں انہوں نے آج تک اسلام کے لئے کونسا مفید کام کیا۔ اگر جماعت احمدیہ کو گالیاں دینا اور بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے خلاف بدزبانی کرنا ہی اسلام کی تبلیغ ہے۔ تو یقیناً یہ قرآنی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ قرآنی تعلیم یہ ہے۔ کہ کسی قوم کے بزرگ کو بُرا نہ کہو۔ یہ وہ تعلیم ہے جس پر مسلمانوں کو ناز ہے۔ یہ وہ تعلیم ہے جسے سنکر ایک غیر مسلم کا سر بھی جھک جاتا۔ اور اپنے مذہب کی ایسی خوبی پیش کرنے سے عاجز آ جاتا ہے مگر احرار اس تعلیم کو کلیتہً چھوڑ چکے ہیں۔ اور ایسی فحش گوئی کو اختیار کئے ہوئے ہیں۔ جو صریحاً اسلام کے خلاف ہے۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا۔ مونہہ سے کچھ اور کہنا اور عمل سے کچھ اور ظاہر کرنا کہاں کی دیانت ہے۔ کیا یہ وہی طریق عمل نہیں جس کی طرف حافظ نے اس شعر میں اشارہ کیا۔ کہ ؎

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت مے روند آں کارِ دیگر مے کنند

دوسری خوبی اسلام کی یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ "اسلام نے دنیا میں تہذیب کا سبق دیا ہے" یہ بالکل درست ہے، مگر اس جگہ بھی وہی ہمارا سوال ہے۔ جو ہم پہلے کر چکے کہ احرار نے اسلام کی اس تہذیب کا جامہ کیوں اتار پھینکا ہے۔ کیا لاکھوں معززین کی جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شانِ پاک میں تمسخرانہ انداز اختیار کرنا جھوٹ دغا اور فریب سے سامعین کو دھوکا میں مبتلا رکھنا اور قسم قسم کے اتہامات لگانا یہی اسلامی تہذیب ہے۔ اگر نہیں تو پھر صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔ کہ احراری تہذیب اور چیز ہے اور اسلامی تہذیب اور چیز۔ اسلام ہرگز یہ نہیں سکھاتا کہ دوسروں کے بزرگوں کی ہتک کرو۔ اور ان کے حق میں ناملائم الفاظ استعمال کر کے ان کا دل دکھاؤ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت وحقانیت کے متعلق بعض دلائل

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت ؞ میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

(المسیح الموعود)

مندرجہ ذیل مضمون میرے مرحوم ومغفور بھائی ملک فضل الرحمٰن غفر اللہ لہٗ کا لکھا ہوا ہے۔ جو کچھ عرصہ ہوا۔ مجھے مرحوم کے کاغذات میں سے ملا۔ مرحوم بھائی ساڑھے سترہ سال کی عمر میں ۳۰ ستمبر ۱۹۳۳ء کو ہمیں داغِ مفارقت دے کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملا۔ اس چھوٹی سی عمر میں اس کو تبلیغ دین کا کس قدر جوش اور ولولہ تھا۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس مضمون کے پڑھنے سے ہو سکے گا۔ جسے اس لئے شائع کیا جا رہا ہے۔ تا احباب کے دل میں میرے مرحوم بھائی کے لئے دُعا کی تحریک ہو۔ کہ خدا تعالےٰ اس کے درجات کو بلند کرے۔ اور جنت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب عطا فرمائے۔ خاکسار عبدالرحمٰن خادم۔ بی اے ایل ایل بی۔ از گجرات ؞

ضرورتِ زمانہ کا اقتضاء

دُنیا میں ابتدائے آفرینش سے یہی دستور چلا آیا ہے۔ کہ جب کوئی آدمی کسی مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو اس کے علاج کے لئے کسی حکیم کی ضرورت ہُوا کرتی ہے۔ اسی طرح جب کبھی دُنیا ضلالت و گمراہی کی وبا میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ تو خدا تعالےٰ اس کی اصلاح کے لئے کوئی نبی مبعوث فرماتا ہے۔ چودھویں صدی میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق شیطان نے اپنا پُورا زور اور قوت صرف کر کے مسلمانوں کے کثیر حصہ کو اپنے تصرف میں لے لیا تھا۔ اور لوگ ضلالت وگمراہی کے تاریک وتار گڑھے میں گر چکے تھے۔ اور جس طرح مریض کے لئے حکیم کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعینہٖ اسی طرح ضلالت و گمراہی۔ بدی اور بدکاری کی اصلاح کے لئے کسی نبی کی ضرورت تھی ؎

صدی چودھویں دَورِ شیطان کا تھا۔
زمانہ یہ کفر اور طغیان کا تھا۔
ہر اک دشمنِ جان قرآن کا تھا۔
یہ دُنیا ہی مقصد مسلمان کا تھا۔
ضرورت تھی دُنیا کو اک رہنما کی
پئے رفعِ ظلمات بدر الدّجا کی

حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت

پس عین ضرورت کے وقت خدا تعالےٰ کا فرستادہ مسیح موعودؑ۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء و اولیاء کی پیشگوئیوں کے عین مطابق سرزمین قادیان میں مبعوث ہُوا۔ اُس نے آتے ہی للکار کر کہا۔ کہ میں ہی وُہ مسیح اور مہدی ہوں۔ جس کے نبی اللہ ہونے اور چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہونے کی بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ اور میں ہی ان صفاتِ کاملہ کا مظہر ہوں۔ جو خدا تعالےٰ کی کتابوں اور انبیاء کی بشارتوں میں مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ میرے پیارو۔ اس خدا کے فرستادہ نے دلائلِ ساطعہ اور براہینِ قاطعہ کے ساتھ اپنی صداقت کو لوگوں پر ثابت کیا۔ اہلِ بصیرت اُس پر ایمان لائے۔ اور جن بدقسمتوں نے اس کی مخالفت اور معاندت کا بیڑا اٹھایا۔ وُہ اپنے مذموم ارادوں میں ناکام و نامراد اور خائب وخاسر رہے۔ اور آج ہم دیکھتے ہیں۔ کہ خدا کا پیارا مسیح موعود جو کسی وقت بالکل اکیلا اور گمنام تھا۔ جیسا کہ آپ خود فرماتے ہیں ؎

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

آج اس خدا کے مقدس نبی کے نام پر لاکھوں انسان جانیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔

قرآنی معیارِ صداقت

اس تمہید کے بعد چند موٹی موٹی عام فہم باتیں لکھتا ہوں۔ جن سے یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے دعوے میں اسی طرح صادق تھے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ کے دُوسرے انبیاء علیہم السلام صادق تھے۔

پہلی دلیل

قرآن شریف میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ "وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ" (سورہ الحاقہ ع۲) کہ اگر یہ ہم پر کوئی افتراء کرے اور اپنے پاس سے الہام بنا کر ہماری طرف منسوب کرے۔ تو اس کا داہنا ہاتھ پکڑ کر اس کی رگِ جان کاٹ دیتے ؞

اب ظاہر ہے۔ کہ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دعوے کے بعد تئیس سال تک زندہ رہے جس طرح یہ روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ جو مدعیٔ ماموریت تئیس سال دعوے کے بعد زندہ رہے۔ وُہ کسی طرح بھی جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ شرح عقائد نسفی (جو اہل السنت کے عقائد کی معتبر کتاب ہے) میں لکھا ہے:۔

فان العقل یجزم بامتناع اجتماع هذه الامور فی ..... حق من یعلم انه یفتری علیه ثم یمهله ثلاثا وعشرین سنة۔ (شرح عقائد نسفی ص۱۰۱)

یعنی عقل اس بات کو قبول نہیں کر سکتی کہ وُہ شخص جو خدا تعالےٰ پر افترا کرے۔ خدا تعالےٰ اس کو ۲۳ برس مہلت دے ؞

اسی اصل کے مطابق ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ نے کم از کم ۱۸۸۰ء میں دعوے کیا۔ اور ۱۹۰۸ء میں وفات پائی۔ گویا دعوے کے بعد کم از کم اٹھائیس سال تک زندہ رہے جو آپ کی صداقت کی ایک ایسی واضح اور بین دلیل ہے۔ جس کی تردید ممکن نہیں ؞

دعوے سے پہلی پاکیزہ زندگی

دوسری دلیل آپ کی صداقت کی یہ ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے:۔

"فَقَدْ لَبِثْتُ فِيْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ" (یونس ع۲) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعوے سے قبل چالیس سال زندگی گزاری ہے۔ اگر وُہ اپنی پہلی زندگی میں کبھی جھوٹ بولا کرتے تھے۔ تو اب بھی جھوٹ بولتے ہوں گے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دعوے سے پہلے کفار "صادق" اور "امین" کہا کرتے تھے۔ بلکہ جب کوہ صفا پر آپ نے فرمایا۔ اے قریشِ مکہ۔ اگر میں تم سے کہوں۔ کہ اس پہاڑی کی دوسری طرف ایک لشکرِ جرار مکہ پر حملہ کرنے کو تیار ہے۔ تو کیا تم مان لوگے۔ انہوں نے جواب دیا۔ کہ ہم یقیناً مان لیں گے۔ کیونکہ کبھی آپ نے جھوٹ نہیں بولا۔ مگر جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے دعوے فرمایا۔ تو سب نے کہدیا۔ "هٰذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ" (صٓ ع۱) یہ بہت جھوٹ بولنے والا شخص ہے ؞

اسی طرح خدا کے پیارے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق بھی مخالفین نے اقرار کیا۔ کہ آپ بہت بڑے عالم۔ اسلام کے خدمتگار اور صداقت شعار انسان تھے۔ سب سے بڑا مکفر محمد حسین بٹالوی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ پر ریویو کرتا ہُوا لکھتا ہے:۔

براہین احمدیہ کا مؤلف اپنی مالی۔ جانی قلمی۔ لسانی۔ حالی و قالی نصرت میں ایسا ثابت قدم نکلا۔ کہ آج تک اس کی کوئی نظیر نہیں ملتی ؞

پھر مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے۔ کہ میں مرزا صاحب کا اتنا معتقد تھا۔ کہ بٹالہ اور قادیان کا درمیانی فاصلہ میں نے ایک دفعہ مرزا صاحب کی زیارت کی غرض سے پیدل طے کیا ؞

خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نہایت تحدی سے فرماتے ہیں "کون تم میں ہے۔ جو میری سوانح زندگی میں کوئی نکتہ چینی کر سکتا ہے۔ پس یہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے ابتداء سے مجھے تقویٰ پر قائم رکھا۔ اور سوچنے والوں کے لئے ایک دلیل ہے۔" (تذکرۃ الشہادتین ص۶۲)

مگر افسوس باوجود کوئی نکتہ چینی نہ کرسکنے کے پھر بھی مخالفین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کو تسلیم نہ کیا۔ اور آپ کی تکذیب میں مشغول ہے:

تیسری دلیل

پھر اللہ تعالےٰ نے حضرت نوح علیہ السلام کی صداقت کی دلیل دیتا ہوا فرماتا ہے۔ فَاَنْجَیْنٰہُ واصحاب السفینۃ وجعلناھا اٰیۃ للعالمین۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام کی صداقت کی یہ دلیل ہے۔ کہ جو لوگ ان کی کشتی میں سوار تھے وہ سب بچ گئے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت ثابت کرنے کے لئے فرمایا۔ انی احافظ کل من فی الدار کہ میں تیرے گھر کی کشتی کے اندر رہنے والوں کا محافظ ہوں۔ اور تمام ان لوگوں کو جو تیرے گھر میں ہوں گے۔ طوفان طاعون سے محفوظ رکھوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر کی چار دیواری میں سالہا سال سے سینکڑوں آدمی رہتے ہیں۔ مگر خدا کے فضل سے آدمی تو کیا چوہا تک بھی اس کے اندر طاعون سے نہیں مرا۔ اور سوچنے والوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی یہ بین دلیل ہے:

چوتھی دلیل

خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اہل یہود کے متعلق فرماتا ہے۔ قل یا ایھا الذین ھادوا ان زعمتم انکم اولیاء للہ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولا یتمنونہ ابداً بما قدمت ایدیھم واللہ علیم بالظالمین (جمعہ ع ۱) کہ یہودی کہا کرتے ہیں کہ ہم خدا کے دوست ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان سے کہہ دو۔ کہ اگر تعلق باللہ کے اس دعوے میں سچے ہو۔ تو اپنے لئے بددعا کرو۔ مگر یہ جھوٹا ہونے کی وجہ سے ہرگز موت کی تمنا نہیں کریں گے۔ اور اللہ تعالےٰ ان کی بداعمالیوں کو جانتا ہے۔ اس آیت کریمہ میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جھوٹے مدعیان تعلق باللہ اپنے لئے بددعا نہیں کرسکتے۔ اس معیار کے پیش نظر ہم حضرت مرزا صاحب کو دیکھتے ہیں۔ تو آپ فرماتے ہیں۔

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و راہنما

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

اگر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بدگہر

پارہ پارہ کن من بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

آتش افشاں بر در و دیوار من
دشمنم باش و تباہ کن کار من

یعنی اے قادر اور ارض و سما کے پیدا کرنے والے خدا! تو جو دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ میری آہ زاری کو سننے والا ہے۔ اور تیری نظروں سے ایک ذرہ بھی پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اگر میں تیری نظر میں جھوٹا ہوں اور بدگہر ہوں۔ تو اے میرے خدا! میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے میرے دشمنوں کو خوشی دکھا اور میرے گھر پر آگ برسا۔

پیارے بھائیو! ایک آدمی کے لئے اپنے لئے بددعا کرنا آسان ہے۔ مگر اپنے بیوی بچوں کے لئے ایسی بددعا کرنا مشکل ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں۔ کہ اے خدا! اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے اہل و عیال اور گھر بار سب پر آگ برسا اور میرے سلسلہ کو تباہ و برباد کردے:

اس معیار کے رو سے بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ثابت ہوئے۔ مگر پھر بھی جنہوں نے نہیں ماننا وہ نہیں مانتے۔ اور محض بغض و عناد اور تعصب کے باعث حق کے قبول کرنے سے محروم ہیں:

مسیح موعودؑ کی علامات از احادیث

پانچویں دلیل۔ آپ کی صداقت کی یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسیح موعودؑ کی بعثت کی جو جو نشانیاں بیان فرمائی تھیں۔ وہ سب پوری ہوچکی ہیں۔ جن میں سے چند بیان کرتا ہوں

(۱) مسیح کی آمد کے وقت رمضان کے مہینہ میں ۱۳ کو چاند اور ۲۸ کو سورج گرہن لگنے کی پیشگوئی جو دارقطنی صفحہ ۱۸۸ پر مذکور تھی۔ وہ ۱۸۹۴ء میں پوری ہوئی۔ مگر پھر بھی ان خود غرض علماء پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

یا رو جو مرد آنے کو تھا وہ تو آچکا
یہ راز تم کو شمس و قمر بھی بتا چکا

(۲) مسیح موعودؑ کے وقت میں دمدار ستارے کے طلوع ہونے کی پیشگوئی جسے ستارہ "ذوالسنین" کہا گیا ہے (آثار القیامۃ صفحہ ۳۹۵) یہ بھی مدت ہوئی حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ ۱۸۹۶ء میں پوری ہوچکی ہے۔

(۳) مسیح موعودؑ کے وقت میں طاعون کا پڑنا۔ جس کی پیشگوئی قرآن مجید سورۂ نمل ع ۶ و مسلم شریف جلد ۲ صفحہ ۳۷۷ (مصری) کتاب الفتن باب ذکر الدجال و بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۶ میں ہے۔ یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پوری شان کے ساتھ پوری ہوئی۔ جیسا کہ آپ خود بھی فرماتے ہیں۔

تو نے طاعوں کو بھی بھیجا میری نصرت کیلئے
تا وہ پورے ہوں نشاں جو ہیں سچائی کا مدار

(۴) دجال کے ساتھ ایک ایسا گدھا ہوگا۔ جو اپنے پیٹ میں ہزاروں آدمیوں کو اٹھا کر چلے گا۔ اور آگ اس کی خوراک ہوگی۔ وہ زمین کا چکر لگائے گا۔ اور سواکبُ ذوات السروج والفروج (بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۵۳) وہ ایسی سواری ہوگی جس میں بہت سے چراغ جلتے ہونگے۔ اور اس میں بہت سے سوراخ ہونگے یعنی ریل ہے۔

(۵) مسیح موعودؑ کے وقت میں اونٹنیاں بیکار ہوجائیں گی۔ اور جلدی کے سفر اس پر نہیں کئے جائیں گے۔ ولیترکن القلاص فلا یسعیٰ علیھا (مسلم) یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پوری ہوئی۔

(۶) علماء وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت کریں گے۔ اور ان پر کفر کا فتویٰ لگائینگے (دیکھو حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ و اقتراب الساعۃ صفحہ ۲۲۴ و مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی جلد ۲ صفحہ ۱۰۷ المکتوب ۵۵ و فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۷۴)

(۷) مسیح موعودؑ کا حلیہ۔ گندمی رنگ۔ اونچی ناک کشادہ پیشانی۔ موٹے لب۔ گھنی ڈاڑھی۔ زبان میں لکنت۔ قد میانہ۔ موٹی آنکھیں۔ (کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ وغیرہ)

احادیث کا یہ بیان کردہ سب حلیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں پورا ہوا۔

مندرجہ بالا علامات مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر بیان کی گئی ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی بیسیوں علامات ہیں جو پوری ہوچکی ہیں۔ مگر افسوس لوگ نہیں مانتے۔ حالانکہ چودھویں صدی میں سے بھی ۵۵ برس گزر گئے۔ اور اب تک آسمان سے ان کا کوئی خیالی مسیح نازل نہیں ہوا۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل پیشگوئی ہر روز پوری ہورہی ہے۔

"ان کی اولادیں اور پھر ان کی اولادوں کی اولادیں مریں گی مگر ان میں سے کوئی مسیح ابن مریم کو آسمان سے نازل ہوتا نہیں دیکھے گا۔" (تذکرۃ الشہادتین) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

مبارک وہ جنہوں نے خدا کے پیارے مسیح موعود کو قبول کیا:

نظارت امور عامہ کا ایک ضروری اعلان

نظارت ہذا میں ایس۔ ڈی۔ او۔ اور سپروائزروں۔ سٹور کیپروں اور کلرکوں کی آسامیوں کے لئے فوری طور پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ جو دوست ایسی ملازمتوں کے خواہشمند ہوں۔ وہ جلد تر اپنی ٹائپ شدہ درخواستیں مع مصدقہ نقول اسناد و مصدقہ تاریخ پیدائش کے دفتر ہذا میں ارسال فرمائیں۔ سرنامہ کی جگہ خالی چھوڑ دی جائے۔ درخواست کے ساتھ علیحدہ طور پر پریذیڈنٹ انجمن یا امیر جماعت کی تصدیق شامل کرنا لازمی ہوگا۔ ورنہ بغیر تصدیق آنے والی درخواست پر کوئی غور نہیں کیا جائے گا۔ گریجوایٹوں کی درخواستوں کے ساتھ یونیورسٹی کے میٹریکولیشن سارٹیفکیٹ کی نقل بھی آنی چاہیئے:

ناظر امور عامہ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر علماء کے فتوائے تکفیر کی حقیقت

جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی حرکات مذبوحی

اخبار مجاہد ۱۵ر فروری ۳۶ء میں بعنوان "قصور میں مرزائیت کا تنزل" چودھری عاشق محمد نائب صدر مجلس احرار قصور کی طرف سے ایک اعلان بدیں مضمون شائع ہوا ہے۔ کہ قصور میں ۹ر فروری سید مبارک علی صاحب کے ہاتھ پر شیخ فیروز الدین صاحب بٹ نے مرزائیت سے توبہ کرکے دوبارہ اسلام قبول کیا۔ اسی طرح اخبار احسان و مجاہد ۲۰ر فروری ۳۶ء میں بعنوان "ایک مرزائی عورت کا قبول اسلام" چودھری عاشق محمد نائب صدر مجلس احرار قصور کی طرف سے یہ اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ بستی پورہ میں مبارک علی شاہ کے ہاتھ پر ایک احمدی عورت مسماۃ غلام فاطمہ نے ارتداد اختیار کیا۔ پھر ۲۰ر فروری ۳۶ء کے اخبار میں ہی بعنوان "مرزائیت پر لعنت" لکھا گیا ہے۔ کہ قصور ۱۴ر فروری بروز جمعہ جامع مسجد کوٹ فتح دین خاں میں مولوی محمد یٰسین نے مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہوئے اعلان کیا۔ کہ میں (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

جواباً عرض ہے۔ (۱) شیخ فیروز الدین بٹ ارکانِ اسلامی اور تعلیم احمدیت سے بالکل بے بہرہ تھا۔ محض جلب زر اور قوت لایموت کی خاطر اس نے یہ حرکت کی۔ جس کا جماعت احمدیہ کی صداقت پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ ہر روحانی جماعت میں اس قسم کے بعض کمزور لوگ بھی شامل ہوتے ہیں۔

(۲) ۲۰ر فروری ۳۶ء کے اخبار احسان اور مجاہد میں ایک خاتون مسماۃ غلام فاطمہ کے متعلق جو اعلان ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہم احرار کو چیلنج کرتے ہیں۔ کہ وہ اس کی صداقت کا کوئی ثبوت پیش کریں۔ ورنہ ہر شخص یہ ماننے پر مجبور ہوگا۔ کہ احرار نے جھوٹ بولا۔ اور بہتان طرازی سے کام لیا۔ میں پچاس روپیہ نقد انعام دینے کو تیار ہوں۔ اگر احرار یہ ثابت کر دیں۔ کہ مذکورۃ الصدر خاتون نے احمدیت سے ارتداد کیا۔ اور اگر نہ تو وہ اس دعوے کو ثابت کریں۔ اور نہ الزام تراشی سے باز آئیں۔ تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کے وعید سے ڈریں۔

(۳) مولوی محمد یٰسین کے متعلق بھی جو اعلان ارتداد کیا گیا۔ محض جھوٹ پر مبنی ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر بھی صداقت نہیں۔

"مجاہد اور احسان" نے اپنے محولہ بالا اعلانات میں بڑی ڈھٹائی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کافر و مرتد قرار دیا ہے۔ مگر ہمارے لئے اس میں حیرت کی کوئی بات نہیں۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کتب اسلامیہ میں صاف طور پر لکھا ہوا تھا۔ کہ جب حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لائیں گے۔ تو اس وقت علماء ان کی شدید مخالفت کریں گے۔ چنانچہ حضرت شیخ محی الدین صاحب ابن عربی فرماتے ہیں:۔ اذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہٗ عدوٌ مبین الا الفقھاءُ خاصۃ فانہٗ لا یبقیٰ لھم ولا تمیزٌ عن العامۃ (فتوحات مکیہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۷)

یعنی جب امام مہدی ظاہر ہونگے۔ تو ان کے شدید دشمن اس زمانہ کے مولوی اور فقیہ ہونگے۔

اسی طرح حجج الکرامہ صفحہ ۳۶۳ میں لکھا ہے۔ علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند کہ ایں شخص خانہ برانداز دین و ملت ماست و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم بتکفیر و تضلیل وے کنند۔ یعنی حضرت امام مہدی کے وقت کے علماء جو اپنے فقہا اور مشائخ کی تقلید کرنے والے ہوں گے کہیں گے۔ کہ یہ شخص ہمارے دینِ اسلام کی عمارت کو ڈھانے والا ہے اور وہ مولوی امام مہدی علیہ السلام کی مخالفت پر کھڑے ہو جائیں گے۔ اور اپنی عادت کے مطابق ان پر کافر اور گمراہ ہونے کا فتوے لگائیں گے۔

حضرت مجدد صاحب الف ثانی بھی تحریر فرماتے ہیں:۔ "علماء ظواہر مجتہدات او را علیٰ نبینا علیہ السلام از کمال دقت و غموض ماخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند (مکتوبات امام ربانی جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۰۷) یعنی علماء ظواہر مسیح موعود کی باتوں کو ان کے دقیق اور پر معارف ہونے کے باعث نہ سمجھ سکیں گے۔ اس لئے ان کا انکار کریں گے۔ اور ان کو قرآن و سنت کے خلاف قرار دیں گے۔ پھر سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ کے علماء کی نسبت علماءھم شرٌّ من تحت ادیم السماء کا ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اس تمام مخلوق سے جو آسمان کے نیچے ہے۔ بدتر ہوں گے۔ پس ایسے لوگوں کا جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کفر کا فتوے لگانا کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ وہاں ان کا کسی کمزور احمدی کے ارتداد پر خوش ہونا بھی بے سود ہے۔ کیونکہ کمزور احمدیوں کے متعلق خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ اگر وہ اپنی اصلاح نہ کریں گے۔ تو خطرہ ہے۔ کہ وہ ٹھوکر کھا جائیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

"ہماری جماعت میں وہی داخل ہوتا ہے۔ جو ہماری تعلیم کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے۔ اور اپنی ہمت اور کوشش کے موافق اس پر عمل کرتا ہے۔ لیکن جو محض نام رکھا کر تعلیم کے موافق عمل نہیں کرتا۔ وہ یاد رکھے۔ کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو ایک خاص جماعت بنانے کا ارادہ کیا ہے۔ اور کوئی آدمی جو در اصل اس جماعت میں نہیں ہے۔ محض نام لکھانے سے جماعت میں نہیں رہ سکتا۔ اس پر کوئی نہ کوئی وقت ایسا آجائے گا۔ کہ وہ الگ ہو جائے گا۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ اپنے اعمال اس تعلیم کے ماتحت کرو جو دی جاتی ہے" (الحکم ۱۴ر مارچ ۱۹۰۳ء)

کشتی نوح صفحہ ۱ میں فرماتے ہیں:۔ "واضح رہے۔ کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے۔ جب تک دل کی عزیمت سے اس پر پورا پورا عمل نہ ہو" پھر صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں:۔ "جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے اور رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اس پر بد اثر ڈالتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اس عہد کو جو اس نے بیعت کے وقت کیا تھا۔ کسی پہلو سے توڑتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

کشتی نوح صفحہ ۱۸ میں فرماتے ہیں:۔ "ہر ایک زانی فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم دروغگو جعلساز اور ان کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"

ان حوالجات کو پیش کرکے میں پوچھتا ہوں۔ کہ مشارٌ الیہ نے کس وقت اور کن ایام میں دین کو دنیا پر مقدم کیا۔ اور پنجگانہ نماز پر التزام رکھا۔ اور احمدیت کی تعلیم پر عمل کیا۔ جب ان میں سے کوئی بات بھی وہ ثابت نہیں کر سکتے۔ تو پھر ایسے شخص کے ارتداد پر وہ کیونکر خوشی منا سکتے ہیں؟

(خاکسار مرزا سلطان احمد از قصور)

لجنہ اماء اللہ قلعہ شیخوپورہ

قلعہ شیخوپورہ میں کئی ماہ سے لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر ماہ اجلاس منعقد ہوتے ہیں۔ اور ان کی رپورٹیں مرکزی لجنہ کو بھیجی جاتی ہیں۔ ہمیں نے مبلغ ۱۵ روپے بیت المال میں بابت چندہ تحریک جدید بھیجے ہیں (اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ قربانی میں حصہ لینے کی توفیق بخشے) یہ پندرہ روپے دختران حکیم محمد عبد الجلیل صاحب بھیروی کی طرف سے ہیں۔ باقی عورتیں بھی خوشی سے حسب حیثیت ماہوار چندہ دیتی ہیں۔ (خاکسار سکینہ بیگم سیکرٹری)

سنگاپور کے ایک انگریزی رسالہ کا احمدیت کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا

نام نہاد "علماء" کی تبلیغ اسلام کی حقیقت

انگریزی رسالہ Genuine Islam کا پہلا نمبر جو سنگاپور سے شائع ہوا ہے۔ میری نظر سے گذرا۔ جس کے سرپرست مولوی محمد عبد العلیم صاحب صدیقی۔ قادری۔ چشتی وغیرہ اور آنریری ایڈیٹر مسٹر خلیل انوری صاحب ہیں۔ رسالہ میں احمدیت کے متعلق کئی مقامات پر زہر اگلا گیا ہے۔ اور آئندہ بھی اسی پالیسی کو جاری رکھنے کا عہد کیا گیا ہے۔ موجودہ وقت میں تجارتی لحاظ سے یقیناً یہ کام فائدہ مند ہوگا جیسا کہ ہیں مولوی عبد العلیم صاحب نے جارج برنارڈ شا کو اپنے Orthodox ہونے کے ثبوت میں اپنا فوٹو کھنچوانا بھی ناجائز بتایا ہے مگر رسالہ کے پہلے صفحہ پر ہی مولوی صاحب کا فوٹو دیا گیا ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب نے اس کی ذمہ داری اپنے سر لے کر معاملہ کو رفع کر دیا ہے۔ مگر اب جو جمعیۃ العلماء ہند والوں نے اپنے فوٹو شائع کئے ہیں۔ (جس جمعیۃ کے مولوی عبد العلیم صاحب بھی یقیناً نائب ناظم ہیں) تو کیا وہ بھی کسی ایڈیٹر کی غلطی سے ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ ان لوگوں کے قول اور فعل میں کبھی مطابقت نہیں ہوئی۔ اور مولوی عبد العلیم صاحب کے سوتھ افریقہ اور جاپان کے دورہ کے کچھ حالات کا ہمیں بھی علم ہے۔ اس لئے ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے مختصر حالات تحریر کئے جاتے ہیں۔

گذشتہ سال کے شروع میں مولوی عبد العلیم صاحب اور ان کے پرائیویٹ سیکرٹری مسٹر خلیل انوری مع ایک ملازم دارالسلام ٹانگانیکا تشریف لائے۔ نام نہاد انجمن اسلامیہ نے "ہز ہولی نس" وغیرہ کے الفاظ کے ساتھ بڑے لمبے چوڑے اشتہارات شائع کئے۔ ہمیں بھی مولوی صاحب کی زیارت کا موقع ملا۔ مولوی صاحب نے اپنے سفر کی غرض تبلیغ اسلام بیان کی۔ اور کہا "میرا مشن اختلافات کو نظر انداز کر کے تمام مسلمانوں کو متحد کرنا ہے۔" ایک نشتر پرداز نے احمدیت کے متعلق بھی سوال اٹھایا۔ مگر مولوی صاحب نے اسے روک دیا۔ مگر دو تین دن کے بعد ہی اپنی مجالس اور پبلک تقریروں میں احمدیت کے خلاف زہر اگلنا شروع کیا۔ اور احمدیوں کے بائیکاٹ کی تحریک کی۔ کیونکہ بعض آدمیوں نے انہیں بتایا۔ کہ جب تک احمدیت کے خلاف تقریریں نہ کریں گے۔ آپ کے آنے کا مقصد پورا نہ ہوگا۔

خلیل انوری صاحب نے خواجہ کمال الدین صاحب کے متعلق بھی اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ "سوتھ افریقہ میں جس اطالین خاندان کے فوٹو "اسلامک ریویو" میں خواجہ صاحب کے سفر سوتھ افریقہ کے بعد چھپے تھے۔ وہ بھی محض جھوٹ ہے۔ حالانکہ خواجہ صاحب نے کوئی یورپین یا ملکی باشندہ وہاں مسلمان نہیں کیا۔ البتہ یہ سچ ہے کہ خواجہ صاحب پانچ ہزار پونڈ ضرور مسلمانوں سے اکٹھے کر کے لے گئے۔" اس کے متعلق تو "اسلامک ریویو" والے ہی بہتر جانتے ہونگے۔ البتہ جو کچھ مولوی عبد العلیم صاحب نے خواجہ صاحب کے متعلق یہاں بیان کیا۔ اس سے خلیل انوری صاحب کی دروغ گوئی ضرور ظاہر ہوتی ہے۔

احمدیوں کو کافر ثابت کرتے ہوئے مولوی عبد العلیم صاحب نے بیان کیا۔ کہ قادیانی چونکہ خاتم النبیین کے منکر ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک نبی کو مانتے ہیں اس لئے ہم انہیں کافر کہتے ہیں۔ جب کہا گیا۔ کہ لاہوری جماعت تو آپ کے ساتھ متفق ہے۔ ان کے متعلق آپ کیا کہتے ہیں۔ تو کہا۔ انہیں بھی ہم مسلمان نہیں سمجھتے کیونکہ وہ وحی کو جاری مانتے ہیں۔ حالانکہ وحی ہی نبوت کا لازمہ ہے۔ اور ساتھ ہی تبلیغ اسلام کے متعلق مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ "مولوی محمد علی صاحب نے مسلمانوں سے قرآن کریم کی اشاعت کے لئے اس شرط پر چندہ جمع کیا۔ کہ مرزا صاحب کے متعلق کوئی ذکر نہ ہوگا۔ مگر وعدہ خلافی کی اور پہلے صفحہ پر ہی مرزا صاحب کے متعلق تحریر کیا البتہ خواجہ کمال الدین صاحب نے تبلیغ اسلام کی۔ اور اپنے عہد پر قائم رہے۔ اسی لئے ہماری کوسائٹی نے ان کا نام اپنی رپورٹ میں لکھا ہے۔" مولوی عبد العلیم صاحب تو خواجہ صاحب کو اسلامی مبلغ بیان کرتے ہیں۔ اور اپنی رپورٹوں میں بھی شائع کرتے ہیں۔ مگر ان کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب انہیں محض چندہ جمع کرنے والا بتاتے ہیں۔ اس کی وجہ یقیناً "دروغگو را حافظہ نباشد" معلوم ہوتی ہے۔

اب ذرا مولوی صاحب کی تبلیغ اسلام کا حال بھی سنیئے۔ یہاں دارالسلام میں جب نام نہاد انجمن اسلامیہ نے مولوی صاحب کو ایڈریس کے ساتھ ایک کاسکٹ پیش کرنے کی تجویز کی۔ اور خلیل انوری صاحب نے انہیں کاسکٹ دینے سے منع کرتے ہوئے کہا۔ کہ مولوی صاحب کو کاسکٹ کی ضرورت نہیں۔ ہمیں تو جاپان جانے کے لئے کرایہ کی ضرورت ہے۔ زنجبار سے ہمیں کچھ نہیں ملا۔ صرف دارالسلام تک کے ٹکٹ انہوں نے لے دیئے تھے۔ اور سوتھ افریقہ سے صرف دو ہزار شلنگ ملے تھے۔" چنانچہ "قہر درویش برجان درویش" انجمن والوں کو (جو مولوی صاحب کی اپنے خرچ پر تبلیغ اسلام کی ڈینگیں مارتے تھے۔) ساڑھے سات صد شلنگ چندہ جمع کر کے فسٹ کلاس کا کرایہ ادا کرنا پڑا۔ حالانکہ دس پندرہ دن پہلے جب آنریبل ڈاکٹر سلطان بخش ملک انہیں ملنے کے لئے گئے۔ تو مولوی صاحب نے نہایت ترش روئی سے کہا۔ کہ "بڑے بڑے لوگ میرے پاس آنے سے گھبراتے ہیں۔ میں کسی سے چندہ مانگنے کے لئے تو نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دیا ہوا ہے۔ اور میں اپنے خرچ پر تبلیغ اسلام کرتا پھرتا ہوں۔" اب خلیل انوری صاحب بتائیں۔ کہ خواجہ صاحب کی تبلیغ اور آپ لوگوں کی تبلیغ میں کیا فرق ہے؟ جو چیز خواجہ صاحب کے لئے معیوب تھی۔ وہ آپ لوگوں کو کیونکر حلال ہو گئی۔ کیا یہی Genuine Islam. آپ لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مولوی صاحب دارالسلام میں ہی تھے۔ کہ نام نہاد انجمن اسلامیہ کا ایک عام جلسہ ہوا۔ کسی بات پر صدر صاحب (جو الیکٹرک انجنیئر ہیں) نے کہا "قرآن مجید سے انجنیئرنگ کی کتاب جو میرے ہاتھ میں ہے۔ میں بہتر سمجھتا ہوں۔ وغیرہ وغیرہ" اس کے متعلق سیکرٹری نام نہاد انجمن اسلامیہ اور بعض دوسرے لوگوں نے صدر صاحب کی موجودگی میں مولوی صاحب سے کہا کہ اس کے متعلق آپ کیا فتویٰ دیتے ہیں۔ تو مولوی صاحب نے نہایت بھولے پن سے جواب دیا۔ کہ میں یہاں فتوے دینے نہیں آیا اور اس طرح بات کو ٹال دیا۔ مگر جماعت احمدیہ کے متعلق جھٹ فتویٰ دے دیا۔ کہ یہ کافر ہیں۔ ان کا بائیکاٹ کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔

مولوی صاحب کی آمد سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک صاحب نے ہندوستانی بچوں کے لئے اسلامی سکول کھولنے کی تجویز پیش کی حنفی مسجد میں لوگوں کو جمع کیا گیا۔ اور مولوی صاحب نے ماہوار چندہ کی تحریک کی۔ کسی نے پانچ کسی نے دس کم و بیش چندہ لکھوایا۔ ایک متمول حنفی نے دو شلنگ ماہوار کا وعدہ کیا۔ مگر مولوی صاحب نے لکھنے والے کو منع کر دیا۔ کہ ان کی حیثیت کے لحاظ سے چندہ کم ہے۔ اس لئے نہ لکھا جائے۔ میں خود بعد میں ان سے چندہ لکھواؤں گا۔ چنانچہ دوسرے دن مولوی صاحب نے انہیں کہا۔ کہ میں نے سنا ہے۔ تم وفات مسیح علیہ السلام کے قائل ہو اس کے متعلق میں تمہیں کچھ نہیں کہتا بے شک تم اس عقیدہ پر قائم رہو۔ حالانکہ میں یہ بھی ثابت کر سکتا ہوں۔ کہ دو ہزار سال سے زندہ رہنا بھی ممکن ہے۔ مگر چندہ کے متعلق میں ضرور تمہیں مجبور کرونگا۔ گویا حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق عقیدہ دو چار شلنگ زیادہ چندہ دینے سے بدلا جا سکتا ہے۔ مگر باوجود اصرار کے مولوی صاحب کو ناکامی ہوئی۔ اور انہوں نے کہا۔ جن لوگوں نے پانچ پانچ اور دس دس شلنگ ماہوار کا وعدہ کیا ہے۔

ان میں سے ایک نے بھی ادا کرنے کی نیت سے چندہ نہیں لکھایا۔ چنانچہ حقیقتاً ایسا ہی ہوا۔ اور مسجد میں بیٹھ کر وعدہ کرنے والوں میں سے ایک نے بھی اسے پورا نہیں کیا۔ مولوی صاحب یہاں غیر احمدیوں کو یہی سبق پڑھا کر گئے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آئیں۔ یا نہ آئیں۔ ہمیں اس سے کیا تعلق۔ وہ آئے تو عیسائیوں کے لئے آئینگے مگر ادھر نیروبی میں لال حسین اختر احمدیوں سے کئی مناظرے حیات مسیح علیہ السلام کے متعلق کر چکا ہے۔ اور مولوی مبارک احمد صاحب کے مقابلہ میں کافی زک اٹھانے کے بعد انڈیا روانہ ہو گیا ہے۔ مناظروں کی روئداد رسالہ ریویو اردو میں چھپ چکی ہے۔ مولوی عبد العلیم صاحب کو جب معلوم ہوا۔ کہ نیروبی میں آج کل احمدیوں کی مخالفت زوروں پر ہے۔ تو مولوی صاحب وہاں بھی پہنچے۔ اور علم و عرفان کی بارش برساتے ہوئے جاپان روانہ ہو گئے۔ خدا معلوم وہاں سے کچھ چندہ ملا یا نہ۔ کیونکہ وہاں لال حسین اختر حمایت اسلام والوں کا کافی خرچ کرا چکا تھا۔ اور حمایت اسلام والوں کی زبانی ہی معلوم ہوا تھا۔ کہ وہ عربی زبان سے بالکل کورا ہے۔ تقیناً اسی لئے اسے واپس انڈیا بھیج دیا گیا۔

مولوی عبد العلیم صاحب کے کھانے کا بل بھی بے چارے ودکا خدا کو اب تک ادا نہیں ہوا۔ اس قسم کے لوگ جو تبلیغ اسلام کے بہانے بغیر کسی پروگرام کے گھر سے نکلتے ہیں۔ اور بھیک مانگتے پھرتے ہیں انہیں دوسروں پر زبان طعن دراز کرنے سے پیشتر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھ لینا چاہیئے۔ (ایک واقف کار ازدار السلام ایسٹ افریقہ)

مجلس احرار کی مذموم روش

سلطان ابن سعود کے بعد شہر یار دکن کے خلاف شورش

اخبار "دور جدید" لاہور نے ۱۳ اپریل ۱۹۳۶ء کے پرچہ میں مندرجہ بالا عنوانات کے ماتحت ایک مقالہ افتتاحیہ شائع کیا ہے۔ جو قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

جن لوگوں نے قضیہ شہید گنج کے بعد مجلس احرار کی سرگرمیوں کا بنظر غائر مطالعہ کیا ہے وہ اس امر کو بخوبی جانتے ہیں۔ کہ زعمائے احرار اس امر کی انتہائی کوشش کر رہے ہیں۔ کہ کوئی نہ کوئی ایسی ہنگامہ خیز تحریک شروع کی جائے جس سے عامۃ المسلمین کی ہمدردانہ توجہ ازسر نو مجلس احرار کی طرف مبذول ہو جائے۔ اور وہ عوام میں اپنے زائل شدہ وقار کو دوبارہ حاصل کر سکیں۔ اس غرض کے لئے انہوں نے سب سے اول حکومت پنجاب کے افسران اعلیٰ وزراء اور ڈپٹی کمشنر لاہور کے خلاف نام بنام نہایت شدید اور قابل گرفت الزامات عائد کئے۔ تاکہ اس طرح وہ حکومت کے ہاتھوں گرفتار ہو کر مسئلہ شہید گنج کے متعلق اپنا عذر گناہ پیش کر سکیں اور عوام کی ہمدردی حاصل کر لیں۔ لیکن جب حکومت نے کسی ناقابل فہم مصلحت کی بنا پر اپنی اور اپنے افسران ماتحت کی ہتک کو گوارا کر کے انہیں گرفتار کرنا مناسب نہ سمجھا۔ تو زعمائے احرار نے قادیانیوں کی مخالفت کا سہل الحصول حربہ استعمال کرنے کی کوشش کی۔ اور قادیان میں نماز جمعہ کی بندش کے مزعومہ الزام کی بنا پر سکھوں کی طرح جتھہ بازی شروع کر دی۔ لیکن جب تمام اسلامی جرائد نے ان کی اس تحریک کو حقیقت الحرکتی سے تعبیر کیا۔ اور بقول مولوی ظفر علی خاں "سوائے چند تنخواہ دار اور بھاڑے کے ٹٹوؤں کے کسی کو جیل خانے نہ بھجوا سکے۔" تو انہوں نے اس کا خیال ترک کر دیا۔ اور کسی اور بہانہ کی تلاش کرنے لگے۔ انہیں دنوں میں سعودی حکومت کا ایک معتوب بیپاری توفیق شریف ہندوستان میں وارد ہوا۔ اور زعمائے احرار سے ملاقاتی ہوا۔ یہ شخص اپنی بعض ذاتی اغراض کو پورا کرنے کے لئے سلطان ابن سعود کے خلاف پروپیگنڈا کرانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے زعمائے احرار سے اپنے ارادے کا اظہار کیا۔ اور سموی گنت دشنیند سکے۔ بعد ازاں سے سلطان ابن سعود کے خلاف پروپیگنڈا کرانے کا سودا طے کر لیا۔ چنانچہ انہوں نے ایک تجارتی معاہدہ کو حجاز میں غیر مسلم مداخلت کا بہانہ بنا کر پریس اور پبلک میں سلطان ابن سعود کے خلاف پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ تاکہ اس طریقہ سے کم از کم مسلمانوں کا وہ طبقہ جو اہل حدیث ہے۔ سلطان ابن سعود سے پہلے ہی اس تحریک میں مجلس احرار کے ساتھ شامل ہو جائے اور اس کے ذریعے وہ اپنا وقار قائم کر سکیں اس غرض کے لئے ایک وفد کی تشکیل بھی کی گئی۔ تاکہ وہ سلطان ابن سعود کے ساتھ بالمشافہ ملاقات کر کے انہیں اسلامیان ہند کے جذبات سے آگاہ کرے۔ لیکن ایک اسلامی سلطنت کے خلاف احرار کی اس مخالفانہ تحریک کو مسلمانوں نے سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور سلطان کی خدمت میں تاریں دے کر مجلس احرار کی روش سے اپنی برائت کا اظہار کیا۔ اور سلطان پر واضح کیا۔ کہ وفد احرار کو مسلمانان ہند کا نمائندہ تصور نہ کیا جائے۔ وفد احرار نے یہ دیکھ کر کہ سلطان ابن سعود پر وفد کی نمائندہ کی حیثیت واضح ہو چکی ہے۔ تجارتی معاہدہ کے خطرات واضح کرنے کے بجائے سلطان سے نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی اور اپنی مجلس کی طرف سے یقین دلایا۔ کہ آئندہ سلطان کے خلاف کسی قسم کا معاندانہ پروپیگنڈا نہیں کیا جائے گا۔ اس طرح احرار کا یہ تیسرا مورچہ ختم ہوا۔

اپنی سہ گانہ مساعی میں ناکامیاب ہو کر اب احرار نے ایک اور تحریک شروع کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ جو احرار کی گذشتہ تمام تحریکات میں سے اسلامی مفاد کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانے والی ہے۔ چنانچہ جیسا کہ تازہ ترین اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ زعمائے احرار اس بات پر حضور شہریار دکن سے سخت ناراض ہیں۔ کہ انہوں نے ایک قادیانی (سر محمد ظفر اللہ خاں) کو یونیورسٹی کورٹ کا ممبر نامزد فرمایا اور زمیندار کی ایک اطلاع کے مطابق

سید عطاء اللہ بخاری نے حضور نظام کو چیلنج دیا کہ وہ سنبھل جائیں۔ ورنہ مجلس احرار کو اپنی توجہ اس سلطنت کی طرف مرکوز کرنی پڑے گی۔

'انقلاب' نے مجلس احرار کے اس جلسہ کے متعلق اپنے نامہ نگار کی جو رپورٹ شائع کی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔

سید عطاء اللہ بخاری نے اپنی تقریر میں فرمایا۔ مسلمانو! ستم کیا ہوا۔ نواب حیدر آباد نے ظفر اللہ کو علی گڑھ یونیورسٹی کا چانسلر بنا دیا۔ اب ہمیں حیدر آباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانی ہے۔ بڑے مولوی صاحب (یعنی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار) نے کہا۔ کہ میں اس نواب کو اعلیٰ حضرت نہیں کہوں گا۔ نہ پرنور اور نہ نظام کہوں گا۔ اس کا نام لوں گا۔ چنانچہ آپ نام ہی لیتے گئے۔ دونوں حضرات نے ریاست حیدر آباد کے خلاف بہت زہر اگلا۔"

اعلیٰ حضرت حضور نظام کے اس فعل کے جواز یا عدم جواز سے قطع نظر کر کے ہم حضرت اس امر کا اظہار کرنا چاہتے ہیں۔ کہ کیا ہندوستان کی سب سے بڑی ریاست کے مسلمان فرمانروا اور اسلامیان ہند کے محبوب تاجدار کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے ان کے جلیل القدر منصب کی مقتضیات کو بالائے طاق رکھ دینا جائز ہے؟ کیا محض اس جرم کی بنا پر کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام کا ایک فعل زعمائے احرار کے منشاء کے خلاف ہوا ہے۔ حضور کو اعلیٰ حضرت پرنور یا نظام کہنا تک گوارا نہیں کیا۔ ظفر اللہ خان کو یونیورسٹی کورٹ کا ممبر نامزد کرنا ایسا ہی سنگین جرم ہے۔ کہ اس کے بدلے میں زعمائے "احرار" حیدر آباد اور علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانے پر تل گئے ہیں۔ ہم تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جو لوگ مسجد شہید گنج کی اینٹ سے اینٹ بجنے پر ٹس سے مس تک نہ ہوئے۔ وہ حیدر آباد یا علی گڑھ یونیورسٹی کی اینٹ سے اینٹ بجانے سے کب دریغ کریں گے۔ لیکن ان پر واضح رہنا چاہیئے۔ کہ اعلیٰ حضرت حضور نظام یا سلطنت آصفیہ کے خلاف ان کا کوئی اقدام ہندوستان میں۔ اسلامی تمدن۔ اسلامی روایات اور اسلامی شان و شوکت کے خلاف کھلی کھلی بغاوت کے مترادف ہوگا۔ جسے اسلامیان ہند کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔

دہلی میں یوم التبلیغ

دہلی میں یوم التبلیغ ۲۹ مارچ بفضلہ تعالیٰ کامیابی کے ساتھ منایا گیا۔ شہر کو ۸ مختلف حصوں میں تقسیم کر کے احباب جماعت کے گروپ بنائے گئے۔ جنہوں نے اپنے اپنے حلقوں میں تبلیغ کی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تقریر

تبلیغ اندرون ہند

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کوٹلی ضلع میرپور میں اہلحدیثوں کا تیا مناظرہ

مولوی محمد حسین صاحب مبلغ پونچھ و مولوی محمد صادق صاحب ۲۶ مارچ کوٹلی پہونچے اہلحدیثوں کا بھی ایک مولوی کوٹلی آیا ہوا تھا جس کا نام کرم دین ہے۔ اور اس کو بڑا گھمنڈ ہے۔ کہ کوئی احمدی میرا مقابلہ نہیں کرسکتا اس نے علی الاعلان کہا۔ کہ کوئی ہے۔ جو میرے مقابلہ میں آسکے۔ اگر ہمت ہے۔ تو آؤ۔ آخر جماعت احمدیہ کی طرف سے اس کا چیلنج منظور کرلیا گیا۔ اور شرائط طے ہونے پر ۲۸/۲۹ مارچ دو دن مناظرہ کے لئے مقرر ہوئے۔ اور تین موضوع رکھے گئے۔

۱۔ حیات و وفات مسیح ناصری (۲) اجرائے نبوت فی خیر الامت (۳) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ ہر ایک موضوع پر نہایت امن کے ساتھ مناظرہ ہوا اور جناب مولوی محمد حسین صاحب احمدی مبلغ نے قرآن و احادیث سے اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعودؑ پر ایسے ایسے زبردست دلائل پیش کئے۔ کہ اہلحدیث مناظر کے حواس باختہ ہوگئے۔ اور بجائے جواب دینے کے ادھر ادھر کی بہکی باتیں کرنے لگا۔ جو اکثر تہذیب سے دور اور جھوٹ اور خرافات پر مبنی تھیں۔ اور جن کو شریف پبلک سننے کے لئے تیار نہ تھی۔ تمام ہندو اور سعید الفطرت غیر احمدی بھی اہلحدیث مناظر کی طرف حقارت کی نظر سے دیکھنے لگ گئے۔ مولوی محمد حسین صاحب نے تمام اعتراضات کے تسلی بخش جواب دیئے۔ جس سے اہلحدیث مولوی پر سکتہ طاری ہوگیا اور گلے کے خراب ہونے کا بہانہ بنا کر بیٹھ گیا۔ اور کہنے لگا میری جگہ دوسرے مناظر کو کھڑا ہونے کی اجازت دو۔ مگر مولوی محمد حسین صاحب نے کہا۔ یہ نہیں ہوسکتا۔ یہ آپ کا صریح فرار ہے۔ مگر باوجود بار بار کے اصرار کے وہ کھڑا نہ ہوا۔ تمام پبلک پر اس مناظرہ کا اچھا اثر ہوا۔ لوگ علی الاعلان کہتے پھرتے ہیں۔ خصوصاً ہندو اصحاب کہ صداقت احمدیوں کے پاس ہے۔ دوسرے محض ضد اور ہٹ دھرمی سے کام لے رہے ہیں۔ لوگ کافی تعداد میں شہر سے بھی اور دیہات سے بھی آئے تھے۔

(نامہ نگار)

موگا میں ایک احراری ملا کی شکست

موگا میں ایک احراری ملا علی محمد پاسلوی آیا۔ جس کا لیکچر جامع مسجد موگا میں ہوا۔ اس نے پہلے تو بیان کیا۔ کہ آجکل کے مسلمان مسلمان نہیں رہے۔ صرف نام کے مسلمان ہیں۔ بعد میں اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراضات کئے۔ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب نے اس سے حوالہ طلب کیا۔ تو ملا مذکور نے کہا۔ کہ میرے پاس کتاب موجود نہیں۔ اس پر ڈاکٹر صاحب نے للکار کر کہا۔ کہ کتاب ہم دیتے ہیں۔ اگر تم نے حوالہ کتاب سے نکال کر دکھا دیا۔ تو دس روپے انعام دینگے۔ اس پر احراری ملا شرمندہ ہو کر کہنے لگا۔ کہ کل مناظرہ کرونگا۔ ڈاکٹر صاحب نے کہا۔ کہ ابھی۔ انہی مضامین پر جو آپ نے بیان کئے ہیں۔ مناظرہ ہو جائے۔ احراری ملا کے حواس باختہ ہوگئے۔ کہنے لگا۔ کل شرائط مناظرہ طے کر کے کل ہی مناظرہ کرونگا۔ دوسرے دن ڈاکٹر صاحب اور دیگر احباب شرائط طے کرنے کے لئے گئے۔ ملا نے جب دیکھا۔ کہ احمدی مناظرہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ تو پہلے تو اس نے شرائط میں بڑی ایچا پیچی کی۔ لیکن ہم نے جب تمام شرائط قبول کر لئے تو اس کے بعد جیسا کہ یہ لوگ ہمیشہ کرتے ہیں۔ منکر کہنے لگا۔ کہ میں مناظرہ نہیں کرتا۔ چنانچہ یہاں کے اہل سنت والجماعت کے معزز لوگوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا۔ کہ اس احراری نے ہمیں بھی شرمندہ اور ذلیل کیا۔ اور خود بھی ذلیل ہوا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ مولوی صاحب نے مناظرہ سے فرار کرلیا ہے۔ اس لئے ان کے اعتراضات کے جواب دیئے جائیں گے۔ احراری ملا یا کوئی اور صاحب وقت لینا چاہتے ہوں۔ تو بڑی خوشی سے آئیں۔ رات کو ان کے چند آدمی آئے (لیکن ملا صاحب کوٹھڑی سے باہر نہ نکلے) جو تقریریں نوٹ کرتے رہے۔ ہماری طرف سے ان کو کہا گیا۔ کہ آپ کو سوال وجواب کے لئے کافی وقت دیا جائے گا۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی مدلل تقریر سن کر وہ اعتراض نہ کر سکے۔ اختتام جلسہ پر ایک آریہ لیکچر سننے کے بعد کہنے لگا۔ کہ ان لوگوں میں مقابلہ یا مناظرہ کی طاقت نہیں۔ صرف طعنے دینا جانتے ہیں۔ (خاکسار شیخ محمد یعقوب سیکرٹری انجمن احمدیہ موگا)

جماعت احمدیہ سارچور کی تبلیغی رپورٹ

یہاں متفرق طور پر تبلیغ ہوتی رہی ہے۔ جس کی کیفیت حسب ذیل ہے:۔

دو شخص موضع بہاری وند متصل مجیٹھہ میرے پاس دریافت حالات سلسلہ کے لئے آئے۔ ان کو تبلیغ کی گئی۔ دو انسپکٹر پولیس اور ایک انسپکٹر بنکس کو میں نے تبلیغ کی۔ اس کے علاوہ کوٹلی پاروال وغیرہ میں تبلیغ کی گئی۔ حکیم سردار خاں صاحب نے اس عرصہ میں اہم گاؤں میں تبلیغ کی۔ شیخ عمر الدین صاحب نے موضع ٹرپئی اور مجیٹھہ میں تبلیغ کی۔ بدر الدین صاحب اپنے کنوئیں پر آنے والوں کو تبلیغ کرتے رہے۔ اس کے علاوہ موضع تلونڈی میں تبلیغ کی گئی۔ حسین بخش صاحب نے متفرق مقامات پر تبلیغ کی۔ اور مستری محمد الدین صاحب نے مختلف مقامات پر اور کوٹلی تھابلاں و ڈھاڈیاں میں تبلیغ کی۔ (خاکسار مرزا داد خان سارچور)

تارو آ (بنگال) میں کامیاب مناظرہ

۱۹-۲۰ مارچ بر مکان میاں غلام سرور صاحب زیر انتظام مولوی عبد الرؤف صاحب پلیڈر قریشی محمد حنیف صاحب احمدی اور مولوی تاج الاسلام صاحب غیر احمدی کے مابین مناظرہ ہوا۔

مناظرہ امن سے ہوا۔ قریباً ۴۰۰ آدمی جمع تھے۔ گو ان کا یہ وعدہ تھا۔ کہ پرائیویٹ گفتگو ہوگی۔ اور فریقین کے صرف ۴-۴ آدمی مجلس میں ہونگے۔ مگر اس پر ان کے علماء قائم نہ رہ سکے۔ اور سینکڑوں آدمی جمع کرلئے۔ تب جناب امیر صاحب نے احمدیوں کو بھی ارد گرد سے بلا لیا۔ اور مناظرہ خیر و خوبی سے ہوا۔

غیر احمدی مولوی کسی ایک دلیل کا بھی جواب نہ دے سکا۔ بلکہ دوران مناظرہ میں غیر احمدی مناظر نے صحیح مسلم کی حدیث مسجدی آخر المساجد کا انکار کیا۔ تو ہمارے مناظر نے ان کی صحیح مسلم لیکر حدیث نکال کر دکھلائی اس پر پبلک حیران رہ گئی۔

پھر خاتم کے معنی انگوٹھی سے انکار کیا۔ تو اس پر خاتم الحدید کا حوالہ مشکوٰۃ شریف سے نکال کر دکھایا گیا۔ جس کا وہ کچھ جواب نہ دے سکے۔ غرض مناظرہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔

مناظرہ کے بعد میاں محمد علی صاحب سٹوڈنٹ ڈھاکہ کالج نے جو کہ تاحال احمدیت میں داخل نہیں ہوئے۔ بہت اچھے ریمارکس انگریزی میں لکھ کر دیئے۔ اور میاں واصل الحق صاحب ایم۔ اے سٹوڈنٹ نے دوسرے دن پھر قریشی صاحب کو اپنے مکان پر آنے اور تبلیغ کرنے کی دعوت دی۔ اور لوگوں میں بھی تحقیقات ... کا شوق پیدا ہوا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ (... تارو)

میری پیاری بہنو!

میں تمہاری ہمدردی کے پیش نظر یہ اشتہار دے رہی ہوں۔ کہ اگر آپ کو مرض سیلان الرحم یا لیکوریا ہے۔ جس میں سفید لیس دار رطوبت خارج ہوتی رہتی ہے۔ اور اس وجہ سے چہرہ زرد۔ سر میں چکر۔ کمر درد۔ بدن ٹوٹتا رہتا ہے۔ تو اپنی صحت کی حفاظت کے لئے عام دوائیں استعمال نہ کریں۔ میرے پاس اس مرض کی ایک خاص مجرب دوا ہے۔ جس کے استعمال سے بہت سی بہنیں صحت یاب ہو چکی ہیں۔ چونکہ میں نے اس دوا کو بہت مفید پایا ہے۔ اس لئے آپ کے فائدہ کے لئے اشتہار دیا ہے۔ اور اس کی قیمت صرف دو روپیہ مقرر کی ہے۔ جو صرف اس کی لاگت ہے۔ جس بہن کو ضرورت ہو مجھ سے منگا کر اس موذی مرض سے نجات حاصل کرے:

ملنے کا پتہ

نجم النساء معرفت انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور

احباب ہوشیار رہیں

جالندھر چھاؤنی کا ایک شخص مسمی وحید جو قصابوں میں سے ہے۔ احمدی احباب کو دھوکہ دیکر روپے لے آتا ہے۔ یہ شخص احمدی نہیں۔ چونکہ یہ شخص ہمارے سلسلہ کے مبلغین کے ساتھ دورہ کرتا رہا ہے۔ اور تھوڑا عرصہ ہمارے ساتھ نمازیں بھی پڑھتا رہا ہے۔ اس لئے بہت سے احمدی دوست اس کے دھوکہ میں آکر اسے احمدی خیال کر لیتے ہیں۔ حال میں اس نے کپورتھلہ کے ایک بھائی کا سو روپیہ کا مال چوری کر لیا جس میں پچاس روپے نقد تھے۔ اس کا قد لمبا ہے۔ ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ رنگ گندمی ہے۔ اکثر مویشی خریدتا رہتا ہے۔ تمام دوستوں کو اس سے ہوشیار رہنا چاہیئے۔ (خاکسار فقیر احمد احمدی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ جالندھر چھاؤنی)

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں میں خوش کن تبلیغی جوش

بید خان صاحب پشاوری۔ عبدالحمید صاحب جالندھری۔ سید محمود احمد صاحب۔ سلطان محمد صاحب گجراتی۔ محمد علی خانصاحب آف ماریشس اور شبیر احمد صاحب حیدر آبادی مجاہدین سلسلہ مورخہ ۲۹ فروری قادیان سے روانہ ہوکر مختلف راستوں سے تبلیغ کرتے ہوئے مورخہ ۱۶ مارچ ۱۹۳۶ء مین پوری میں اکٹھے ہوئے۔ احباب انکی خیروعافیت

دوکان سُرمہ ممیرا

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سُرمہ

مصدقہ حضرت مسیح موعود و حکیم نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ

عرصہ تیس سال سے یہ سرمہ تیار ہوتا ہے۔ ککروں۔ ابتدائی موتیابند۔ جالا پھولا۔ پڑبال۔ آنکھوں سے پانی کا جاری رہنا۔ نظر کی کمزوری غرض تمام امراض چشم کے لئے اکسیر ثابت ہوا ہے۔ اس کے باقاعدہ استعمال سے نظر بڑھ جاتی ہے۔ کئی دوستوں کی عینکیں جنہوں نے اس سرمہ کو استعمال کیا۔ اتر گئی ہیں۔ جو بغیر عینک استعمال کرنے کے لکھ پڑھ سکتے ہیں۔ چند شہادتیں نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں۔ ایسی کثرت سے شہادتیں موجود ہیں۔ جن کا یہاں درج کرنا محال ہے۔

(۱) جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان۔ اس سرمہ کے استعمال سے نظر تیز ہو جاتی ہے (۲) جناب مفتی فضل الرحمٰن صاحب طبیب قادیان۔ یہ سرمہ نہایت مفید ہے۔ نظر تیز کرتا ہے۔ اور مقوی بصر ہے۔ میں نے آزمایا ہے۔ (۳) جناب چودھری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان اس سرمہ سے نظر تیز ہوتی ہے۔ پہلے میں بندوق کا نشانہ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اب دور سے دیکھ سکتا ہوں۔ (۴) جناب میر محمد اسحٰق صاحب قادیان۔ آپ کے سُرمہ کی خوبیوں کے ہم قائل ہیں۔ (۵) جناب ملک رسول بخش صاحب اوورسیر قادیان۔ میری آنکھوں کی ہر قسم کی تکلیف آپ کے سرمہ سے رفع ہو گئی ہے۔ اب بغیر عینک کے پڑھ سکتا ہوں۔ (۶) جناب ماسٹر علی محمد صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ ممیرا سے نظر تیز ہو جاتی ہے۔ میں عینک استعمال کرتا تھا۔ اب اتار کر رکھی ہے (۷) جناب پیر افتخار احمد صاحب قادیان۔ آپ کے سرمہ کی تعریف ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے میرے آگے کی ہے۔ اس لئے میں خرید اکرتا ہوں:: ترکیب استعمال: صبح شام دو دو سلائیاں آنکھوں میں ڈالی جاویں قیمت سرمہ قسم خاص پانچ روپے فی تولہ قسم اول عہ فی تولہ قیمت سرمہ جیادل سیاہ عہ فی تولہ قیمت ممیرا خاص مہ فی تولہ:: المعلن:۔ احمد نور کابلی دوکان سرمہ ممیرا قادیان۔ پنجاب

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اُردو شارٹ ہینڈ

صرف دس آسان سبق۔ پراسپکٹس و نمونہ سبق مفت
اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

بواسیر خونی و بادی حبوب

خواہ کتنی ہی پرانی بواسیر خونی یا بادی ہو ان گولیوں کے استعمال سے پندرہ روز میں دور ہو جاتی ہے۔ اور پھر کبھی نہیں ہوتی۔ نہایت مجرب دوا ہے۔ صدہا مریض اچھے ہو چکے ہیں۔ آپ تجربہ کر کے دیکھئے۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ صرف دو روپیہ عہ

تریاق جریان

دھات۔ رقت۔ قبض دور کرنے کی اکسیر دوا ہے۔ زیادہ چلنے سے تھک جانا۔ زیادہ لکھنے پڑھنے سے آنکھوں میں اندھیرا سا معلوم ہونا۔ دیر تک کام کرنے سے طبیعت کا گھبرانا۔ مضمحل رہنا۔ درد کمر۔ پنڈلیوں کا اینٹھنا۔ الغرض انتہائی کمزوری ہونا جلد شکایات دور کرکے سازِ نو جوان خوش و بنانا اس کا کام ہے۔ عزیز دوستو! یہ وہ دوا ہے جس کا صدہا مریضوں پر تجربہ ہو چکا ہے کبھی غیر مفید ثابت نہیں ہوئی۔ امید کہ آپ تجربہ فرمائیں گے۔ قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) نوٹ اگر فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس۔ اس سے زیادہ اور کیا اطمینان دلایا جائے۔ فہرست دواخانہ مفت منگوائیے۔ کیا ایک عالم سے بھی جھوٹے اشتہار کی امید ہے۔ ملنے کا پتہ

مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

۳ ؁

ساڑھے تین آنہ گز فینسی ریشمی کپڑا برائے قمیض جمپر عرض ۲ اگرہ ۱۰۰ اگز کا تھان ہوتا ہے نمونے کا تھان ۹ گز والا اس شرط پر ہر شخص منگا سکتا ہے کہ تھان ملنے پر کم از کم پانچ دکانداروں کو دکھلا دیں کہ یہ کپڑا ۳½ آنہ گز منگایا ہے تاکہ وہ دیکھکر ۱۰۰ اگز کے تھان کا آرڈر بھیج دیں ۹ گز پر محصولڈاک ۸ر علیحدہ خرچ ہونگے ۱۰۰ گز کے تھان پر محصولڈاک معاف ہوگا۔ المشتہر مینیجر بمبئی فینسی سٹور ۹۲ لودیانہ (پنجاب)

چہرہ اور جسم کے بدنما سیاہ داغوں کو دور کرنے گورے اور خوبصورت بنانیکی حیرت انگیز ایجاد

حُسنِ یوسف

سوپ قیمت فی بکس ایک روپیہ آٹھ آنہ (۱) ہیئر آئل قیمت فی شیشی ایک روپیہ (۲) کریم فی شیشی دو روپیہ

حسن دو۔ یہ پُر اثر دوائی بیسویں صدی کی حیرت انگیز ایجاد ہے اس سے ہر سیاہ فام اور سانولا انسان چند دنوں میں یوسف ثانی بن جائیگا میرا پُر زور دعویٰ ہے کہ میری دوائی حسن یوسف رجسٹرڈ سے بہتر نہیں ملتی صورت بدل جائیگی آپ تجربہ کرکے دیکھ لیں

بال ہمیشہ کیلئے پھر نہیں اُگتے!

لو آج پیش کش ہے یہ ایجاد کام کی ہے حاجت نہ استرے کی ہے نہ منت حجام کی

یہ ایک قسم کا روغن ہے جو بغیر کسی قسم کی ذرہ بھر تکلیف کے نازک سے نازک جگہ کے بال ہمیشہ کیلئے اُگنے بند کر دیتا ہے اور پھر تا زندگی دوبارہ بال اس جگہ نہیں اُگتے اور جلد کو ملائم کرتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

ملنے کا پتہ:۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ بھوہدری بمبئی لوہاری گیٹ لاہور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

ایتھنز ۱۳ اپریل۔ یونان کے وزیر اعظم کا آج صبح مرگی کا دورہ پڑنے سے اچانک انتقال ہوگیا۔

انگورہ ۱۳ اپریل۔ درِ دانیال کے متعلق جب سے ترکیہ نے اعلان کیا ہے۔ بلیس فاع وطنی متواتر فوجی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ فوجوں کی نقل وحرکت شروع ہوگئی ہے۔ انگی کی فوجی چھاؤنی سے فوجیں بلغاریہ کی سرحد کی طرف منتقل کی جا رہی ہیں۔ اور تمام فوجی سپاہیوں کو تیار رہنے کے احکام صادر کر دیئے گئے ہیں۔

عدیس آبابا ۱۳ اپریل۔ آج صبح نو اطالوی طیارے مشرق سے پرواز کرتے ہوئے دارالخلافہ پر نمودار ہوئے اور گشت لگانے کے بعد واپس چلے گئے۔ طیاروں کی آواز سنتے ہی لوگ وحشت زدہ ہو کر قونصل خانوں کی طرف بھاگے۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اطالوی طیاروں نے ایک گاؤں دانزایلو پر شدید بم باری کی۔ جس کے نتیجہ میں متعدد آدمی ہلاک ہوئے۔

موتی نگر ۱۳ اپریل "ہندوستان ٹائمز" کو معلوم ہوا ہے کہ عنقریب پنڈت جواہر لال نہرو۔ مولانا ابوالکلام آزاد اور مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی ایک مختصر عرصہ کیلئے پنجاب آرہے ہیں تاکہ کانگرسیوں۔ ترقی پسند مسلمانوں اور سکھوں کے درمیان کوئی سمجھوتہ کرانے کی کوشش کریں۔

گوہاٹی ۱۳ اپریل۔ موجودہ آسام لیجسلیٹو کونسل کے تمام ہندو اور مسلم ارکان نے ایک جدید سیاسی پارٹی قائم کی ہے۔ جو بعض باہمی اختلافات کو مٹا کر باہمی مفاہمت کے طریق کار کو آسان بنانے کی کوشش کرے گی۔ آئینی ذرائع سے مکمل ذمہ دار گورنمنٹ کا حصول اس پارٹی کے پروگرام میں شامل ہے۔

طرابلس (وبذریعہ ڈاک) معلوم ہوا ہے حکومت اٹلی نے طرابلس کے ان تمام قومی ہمجولیوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ جنہوں نے مسولینی کی طرف سے جبری بھرتی کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے حبشہ سے لڑنے کے لئے سمالی لینڈ کی فوجوں میں شامل ہونے سے انکار کر دیا تھا۔

بمبئی ۱۳ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ میں مسٹر ایم اے جناح نے دستور اساسی کے متعلق ایک قرارداد پیش کی۔ جس میں نئے آئین کو ناقابل قبول اور رجعت پسندانہ قرار دیا گیا ہے اور لکھا ہے۔ اگر اسے زبردستی لوگوں پر نافذ کیا گیا۔ تو وہ تباہی کا موجب ہوگا۔ دستور اساسی کی صوبجاتی سکیم سے فائدہ اٹھانے کی خواہش ظاہر کی گئی ہے۔ قرارداد کی تائید میں قریبًا ایک درجن مقررین نے تقریریں کیں۔ اور قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوگئی۔

کلکتہ ۱۳ اپریل۔ مزدوریوں اور اوقات کار کے متعلق جدید طریق جاری ہونے پر حکم چند جیوٹ مل کے مزدوروں نے ۹ اپریل سے ہڑتال کر دی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ مزدوروں اور کارخانہ کے دربانوں میں فساد ہوگیا جن میں سے تین دربان مجروح ہوئے۔ ان میں سے ایک جانبر نہ ہو سکا۔

ماسکو ۱۳ اپریل۔ ماسکو میں افغان وزیر ہز ایکسی لینسی خان فیض محمد خان کے ورود ماسکو کو سوویٹ روس اور افغانستان کے آئندہ تعلقات کی استواری کا پیش خیمہ کہا جاتا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آپ کے آنے کا مقصد اس معاہدہ کو زیادہ مفید بنانا ہے۔ جو حال میں روس اور افغانستان کے باہمی تعلقات کے سلسلہ میں ہوا تھا۔

اسمارہ ۱۳ اپریل۔ شمالی محاذ پر اطالوی طیاروں نے زہریلی گیس برسائی اور بم باری کی دیہات کے دیہات تباہ ہوگئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۵۰۰۰ سے زائد حبشی ہلاک ہوئے حبشیوں نے اطالوی اسیروں کو ہلاک کر دیا۔

عدیس آبابا ۱۳ اپریل۔ اوگاڈن سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ جرنیل گریزیانی کی پچاس ہزار اطالوی سپاہ نے حبشی افواج پر حملہ کر دیا۔ پچیس اطالوی طیاروں نے پانچ گھنٹے تک متواتر بم باری کی۔ حبشیوں نے جم کر مقابلہ کیا۔ ۳۰۰۰ آدمی ہلاک ہوئے۔

انگورہ ۱۳ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ ترکی کی مجلس وزراء کا ایک اجلاس موجودہ حالات پر غور کرنے کے لئے ۲۰ اپریل کو منعقد ہوگا جس میں دول لوزان کے جوابات پر غور کیا جائے گا۔ اور درِ دانیال کے متعلق ترکی کی آئندہ حکمت عملی کا فیصلہ ان جوابات کی روشنی میں کیا جائے گا۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ سناتن دھرمی قدامت پسند اس بات پر تلے ہوئے معلوم ہوتے تھے کہ وہ کانگرس کے اجلاس میں شور و غوغا کریں۔ چنانچہ کل کانگرس پنڈال کے سامنے انہوں نے کانگرس کے خلاف تقریریں کیں۔ یہ تمام شورش اس وجہ سے پیدا کی جا رہی ہے۔ کہ کانگرس اصلاح اچھوت کے سلسلہ میں چند ایک قراردادیں کھلے اجلاس میں منظور کرنا چاہتی ہے۔ جس کے سناتنی دھرمی سخت مخالف ہیں۔

بمبئی ۱۲ اپریل۔ مسٹر محمد علی جناح نے مسلم لیگ کے اجلاس میں جدید آئین کے متعلق اپنی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ صرف دو فیصدی ذمہ دار حکومت حاصل ہوئی ہے اور ۹۸ فیصدی تحفظات اور گورنر جنرل کے اختیارات ہیں۔ گول میز کانفرنس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے مابین سمجھوتہ کی جو کوششیں کی گئیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اقلیت کی طرف سے جن تحفظات کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور جن کی غرض یہ تھی۔ کہ ان کے بعد دونوں قومیں متحد ہو کر شاہراہ آزادی پر گامزن ہو سکیں۔ ان کی تہ میں فرقہ وارانہ اغراض مضمر نہیں تھے۔ لیکن افسوس ہے ہندوؤں نے ان شرائط کو ناقابل قبول سمجھا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ہندوستانیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ آئین نو کے ساتھ وہی سلوک کریں۔ جو جرمنوں نے اس معاہدہ ورسیلز کے ساتھ کیا تھا۔ جو ان کی مرضی کے خلاف ان پر عاید کیا گیا تھا۔ آپ نے ان وسائل و ذرائع پر بحث کی۔ جن سے حکومت برطانیہ پر اثر ڈال کر آئین کی ترمیم کرائی جا سکتی ہے اور ان میں سے صرف آئینی جدوجہد کو پسند کیا جس سے مراد یہ ہے۔ کہ کونسلوں کے اندر اور باہر کام کر کے اس قوت کو بروئے کار لایا جائے جو حکومت برطانیہ کو جھکا دے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ امسال ایسٹر میں لنڈن کی فضائی کیفیت نہایت خراب رہی ہے کل تمام انگلستان پر برفباری اور ژالہ باری ہوئی۔

عدن ۱۳ اپریل۔ کل لارڈ اور لیڈی لنلتھگو عدن پہنچے۔ جہاں ہائی کمشنر نے ان کے اعزاز میں دعوت طعام دی۔

لکھنؤ (کانگرس کیمپ) ۱۲ اپریل کانگرس کے مندوبین بنگال نے ایک غیر رسمی جلسہ اس بات کا فیصلہ کرنے کے لئے منعقد کیا کہ کانگرس کے کھلے اجلاس میں کمیونل ایوارڈ کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے کیا وسائل اختیار کئے جائیں۔ بحث و تمحیص کے بعد قرار پایا کہ اس بات پر زور دیا جائے۔ کہ جدید آئین کو کمیونل ایوارڈ سمیت مسترد کر دیا جائے۔

روما ۱۳ اپریل۔ اطالوی جرنیل بڈوگلیو کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ حبشہ کے شمالی محاذ پر اطالوی فوج پوری کامیابی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ جنوبی سرحد پر شہنشاہ حبشہ کی فوج کے ساتھ بھی ایک اطالوی دستہ کی جھڑپ ہوئی بہت دیر گھمسان کا معرکہ جاری رہا۔ اور اس کے بعد حبشی فوج پسپا ہوگئی۔

بمبئی ۱۳ اپریل۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کو بمبئی سے یرودا جیل پونا میں لے جایا گیا ہے۔

عدیس آبابا ۱۳ اپریل۔ شہنشاہ حبشہ نے مجلس اقوام کو تار بھیجا ہے۔ جس میں اس امر کے خلاف پر زور احتجاج کیا گیا ہے۔ کہ اٹلی و حبشہ کے امن کا معاملہ لامتناہی تعویق و التوا کی نذر ہو رہا ہے۔ پیغام میں اس امر کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ کہ پانچ ماہ قبل تیرہ ارکان کی کمیٹی نے فریقین سے پرزور اپیل کی تھی۔ مگر اس اثناء میں دشمن کو اس جنگ سے نہ روکا گیا۔ جو روزمرہ کی بم باری اور گیس کے استعمال سے زیادہ دہشت انگیز ہوگئی ہے۔

لنڈن ۱۳ اپریل۔ مسٹر انتھونی ایڈن وزیر خارجہ برطانیہ آج جنیوا سے لنڈن پہنچ گئے ہیں۔ آپ کل برطانوی کابینہ کے چند سرکردہ ارکان کے سامنے جمعیتہ اقوام کی ان مساعی کی تفاصیل پیش کریں گے۔ جو جنگ حبشہ اور اطالیہ کے خاتمہ کے لئے کی جا رہی ہیں۔ اس کے بعد وہ پھر جنیوا چلے جائیں گے۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ آج کانگرس کمیٹی کے کھلے اجلاس میں جلیانوالہ باغ کے مقتولین کی یاد میں دو منٹ تک خاموشی اختیار کی گئی۔

لکھنؤ ۱۳ اپریل۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک انبوہ کثیر کے سامنے جھنڈا لہرانے کی رسم ادا

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی